www.qaumkiawaz.pk

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified مسلسل 23 سال سے قوم کی نمائندگی APNA Member

کراچی، لاہور، راولپنڈی / اسلام آباد، پشاور، کوئٹہ، ملتان کی منفرد خبریں شائع کرنیوالا قومی اخبار

Daily QAUM KI AWAZ karachi

روزنامہ قوم کی آواز کراچی

چیف ایڈیٹر: فراست شاہ

ایگزیکٹیو ایڈیٹر: نصرت حارث

ایڈیٹر: ملک نواز بھٹی — مینجنگ ایڈیٹر: عدنان ملک

جلد: 24 | منگل 04 ربیع الاوّل 1448ھ 18 اگت 2026ء | شمارہ: 182

https://www.facebook.com/dailyvoiceofnation

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

"والدین تمہاری جنت بھی ہیں (اگران کے ساتھ حسن سلوک کرو) اور تمہاری دوزخ بھی (اگران کی نافرمانی کرو)۔"

------ تکبر کرنے والے ---------

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں۔ اور نہ ایمان لانے والے نیکوکار اور نہ بدکار برابر ہیں (حقیقت یہ ہے کہ) تم بہت کم غور کرتے ہو O قیامت تو آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں رکھتے O اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے ازراہ تکبر کنیاتے ہیں۔ عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے O۔ (سورۃ مومن 40۔۔۔ ترجمہ آیت (58,60)

حضرت علیؓ

"جب تم دنیا کی مفلسی سے تنگ آ جاؤ اور رزق کا کوئی رستہ نا نکلے تو صدقہ دے کر اللہ سے تجارت کرو"۔

نئے صوبے بنانا آئی ایس پی آر کا کام نہیں یہ فیصلہ اسمبلیوں کو کرنا ہے

کچھ اینکرز جاہلانہ باتیں کرتے ہیں، یہ جو بھی ٹی وی پر بیٹھ کر باتیں کر رہے ان کو سوچنا چاہئے سندھ کے عوام کا ایک الگ رشتہ ہے یہ بات کسی کو سمجھ میں نہیں آرہی سعید غنی نے کہا کہ جو مرضی ہے کر لو سندھ میں صوبہ نہیں بنے گا، ہوش کے ناخن لیں

میں ایم کیو ایم کو جواب دوں گا، ایم کیو ایم کے تین چار لوگوں کی حیثیت کیا ہے، یہ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتے ان کو شرم آنی چاہئے نفرتیں پیدا کر رہے ہیں ایم کیو ایم کے ساتھ معاہدے کے مطابق کراچی کو الگ نظام دیا تھا

کراچی (بزنس رپورٹر) سندھ کے صوبائی وزیر سعید غنی نے کہا ہے کہ آئی ایس پی آر کام نہیں ہے کہ صوبے بنائے، یہ اسمبلیوں کا کام ہے۔ کراچی میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سندھ میں بڑے عرصے کے بعد یکجہتی پیدا ہوئی ہے، کچھ اینکرز جاہلانہ باتیں کرتے ہیں، یہ جو بھی ٹی وی پر بیٹھ کر باتیں کر رہے ان کو سوچنا چاہئے۔ سندھ کے عوام کا ایک الگ رشتہ ہے یہ بات کسی کو سمجھ میں نہیں آرہی۔ سعید غنی نے کہا کہ جو مرضی ہے کر لو سندھ میں صوبہ نہیں بنے گا، ہوش کے ناخن لیں سندھ میں لوگوں کو کیوں نفرتوں (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 12)

اہم خبر

موون پک ہوٹل کراچی میں جاپانی کھانوں کے خصوصی ویک اینڈ کا انعقاد

چیف ایگزیکٹیو آفیسر سکندر محمود، جنرل منیجر محمد خرم اعوان، جاپانی قونصل جنرل اور ڈپٹی قونصل جنرل کی خاص شرکت

کراچی (بزنس رپورٹر) موون پک ہوٹل کراچی میں جاپانی کھانوں کے خصوصی ویک اینڈ کا انعقاد کیا گیا، جس کا اہتمام جاپان کے قونصل خانے کے تعاون سے کیا گیا۔ تقریب میں جاپانی ثقافت، روایتی ذائقوں اور کھانوں کی تیاری کے فن کو اجاگر کیا گیا۔ وی او: موون پک ہوٹل کراچی کے گرینڈ پین ایشین فوڈ فیسٹیول کے دوسرے مرحلے میں جاپانی کھانوں کو پیش کیا گیا۔ (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 13)

سندھ حکومت کا روایتی طرز حکمرانی میں اصلاحات کا فیصلہ، 32 ماہرین پالیسی سازی میں شامل

عارف حبیب، ڈاکٹر اکبر زیدی اور اشفاق تولہ بھی اس ٹاسک فورس کا حصہ ہوں گے، ذرائع

کراچی (علیم نواب خان) سندھ حکومت نے روایتی طرز حکمرانی میں اصلاحات اور پالیسی سازی کے عمل کو ماہرین کی مشاورت سے مؤثر بنانے کے لیے اہم قدم اٹھاتے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 14)

جولائی میں تنخواہ دار طبقے سے 44 ارب روپے انکم ٹیکس وصول

کراچی (این این آئی) فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے رواں مالی سال کے پہلے ماہ جولائی 2026 میں تنخواہ دار طبقے سے 44 ارب روپے انکم ٹیکس وصول کیا، (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 16)

24 کروڑ آبادی، صرف چار صوبے؛ پاکستان کے انتظامی ڈھانچے پر نئی بحث

اسلام آباد/کراچی (این این آئی) پاکستان کی آبادی 24 کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے جبکہ ملک بنیادی طور پر چار بڑے صوبوں پر مشتمل ہے، ایسے میں موجودہ انتظامی ڈھانچے، (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 15)

وفاقی حکومت کے قرضوں میں 18 ہزار 832 ارب روپے کا اضافہ

28 ماہ میں مقامی قرضہ 16 ہزار 766 ارب اور بیرونی قرضہ 2 ہزار 66 ارب روپے بڑھ گیا، دستاویز

کراچی (این این آئی) وفاقی حکومت کے قرضوں میں ابتدائی 28 ماہ کے دوران 18 ہزار 832 ارب روپے کا نمایاں اضافہ ہوا ہے، جس کے بعد جون 2026 تک وفاقی حکومت کا مجموعی قرضہ بڑھ کر 83 ہزار 642 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی دستاویزات کے مطابق مارچ 2024 سے جون 2026 کے دوران وفاقی حکومت کے مقامی قرضے میں 16 ہزار (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 17)

متحدہ قومی موومنٹ پاکستان کے چیئرمین و وفاقی وزیر تعلیم ڈاکٹر خالد مقبول صدیقی نے مرکز بہادر آباد میں سینئر مرکزی رہنماؤں و وفاقی وزیر صحت سید مصطفیٰ کمال، رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر فاروق ستار سینئر رہنماؤں انیس احمد قائم خانی اور فرقان اطیب کے ہمراہ اہم پریس کانفرنس

صوبے بنانے کیلئے سپریم کورٹ جائینگے

MQM پاکستان

ایم کیو ایم تمام سیاسی جماعتوں سے رابطہ کر کے ایک بڑے قومی ڈائیلاگ کا آغاز کرنے جارہی ہے اور آرٹیکل 140 اے پر اس کی اصل روح کے مطابق عملدرآمد کیلیے ایک بار پھر سپریم کورٹ آف پاکستان سے رجوع کرے گی

1947 میں پاکستان کی آبادی محض ڈھائی سے تین کروڑ تھی جو آج 25 کروڑ سے زائد ہو چکی ہے مگر آبادی کی شرح کے مطابق نئے صوبے قائم نہیں کیے گئے جبکہ چالیس برس سے بند کمروں میں یہ اعتراف کیا جاتا رہا کہ چاروں صوبے لسانی بنیادوں پر بنے تھے

کراچی (علیم نواب خان سے) متحدہ قومی موومنٹ پاکستان کے چیئرمین و وفاقی وزیر تعلیم ڈاکٹر خالد مقبول صدیقی نے مرکز بہادر آباد میں سینئر مرکزی رہنماؤں و وفاقی وزیر صحت سید مصطفیٰ کمال، رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر فاروق ستار سینئر رہنماؤں انیس احمد قائم خانی اور فرقان اطیب کے ہمراہ اہم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ملک بھر میں نئے انتظامی یونٹس کی تشکیل، با اختیار مقامی حکومتوں کے قیام اور ایک جامع قومی ڈائیلاگ (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 22)

ایم کیو ایم کے چیئرمین خالد مقبول مصطفیٰ کمال اور فاروق ستار کے ہمراہ پریس کانفرنس کر رہے ہیں

موسمی و انتظامی مسائل، ملک بھر میں 55 پروازوں کا شیڈول متاثر

کراچی (این این آئی) موسمی اور انتظامی مسائل کے باعث ملک کے مختلف ایئرپورٹس پر ملکی و غیر ملکی پروازوں کا شیڈول شدید متاثر (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 23)

کراچی پولیس کی انسدادِ جرائم کارروائیاں، ایک ہفتے میں 944 سے زائد ملزمان گرفتار

کراچی (این این آئی) ایڈیشنل آئی جی کراچی آزاد خان کی ہدایات پر شہر میں جرائم پیشہ عناصر کے خلاف پولیس کی کارروائیاں (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 24)

مرتضیٰ بھٹو قتل کیس، ملزمان کی بریت کیخلاف اپیلوں کی سماعت، سندھ ہائی کورٹ کے اہم سوالات

کراچی (این این آئی) سندھ ہائیکورٹ میں مرتضیٰ بھٹو قتل کیس میں ملزمان کی بریت کے خلاف دائر اپیلوں کی سماعت ہوئی، (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 25)

اسفندیار کھرل کی کامیابی پارٹی کارکنوں، عہدیداروں اور عوام کی کامیابی ہے، مراد علی شاہ

گمبٹ ضمنی انتخاب میں پیپلز پارٹی کے امیدوار کی کامیابی، وزیر اعلیٰ سندھ کی بلاول بھٹو کو مبارکباد

کراچی (این این آئی) وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے گمبٹ کے صوبائی اسمبلی کے حلقے میں ہونے والے ضمنی انتخاب میں پیپلز پارٹی کے امیدوار اسفندیار کھرل کی کامیابی (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 21)

رانا ثناءاللہ کو پتہ بھی نہیں چلے گا، نئے صوبوں سے متعلق ترمیم آجائے گی، مصطفیٰ کمال

جو کروانے والے ہیں وہ نئے صوبوں کا کام بھی کروالیں گے، پیپلز پارٹی کو جہاں سے معاملہ شروع ہوا وہاں احتجاج کرنا چاہیے

کراچی (این این آئی) وفاقی وزیر صحت اور متحدہ قومی موومنٹ پاکستان کے سینئر رہنما سید مصطفیٰ کمال نے کہا ہے کہ نئے صوبوں کے قیام سے متعلق آئینی ترمیم اچانک سامنے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 20)

سبزہ اور صاف ماحول ذہنی سکون کا اہم ذریعہ بن سکتے ہیں، ماہر ماحولیات

شہر کو صاف اور سرسبز رکھنے کی ذمہ داری صرف سرکاری اداروں کی نہیں بلکہ ہر شہری کو بھی اپنا کردار ادا کرنا ہوگا، طارق علی نظامانی

کراچی (این این آئی) ماہر ماحولیات اور ویسٹ مینجمنٹ ایکسپرٹ طارق علی نظامانی نے کہا ہے کہ تیز رفتار شہری زندگی، مہنگائی، روزگار کے مسائل، گھریلو پریشانیوں، سماجی (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 19)

پٹرولیم لیوی کیخلاف جماعت اسلامی کے کراچی، لاہور، پشاور میں دھرنے، مارچ

قومی شاہراہیں بند

کراچی، لاہور، پشاور (بزنس رپورٹر) امیر جماعت اسلامی حافظ نعیم الرحمٰن نے اعلان کیا ہے کہ پٹرولیم لیوی اور مہنگائی کے خلاف شروع کیے گئے دھرنے اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک حکومت پٹرولیم لیوی واپس لے کر عوام کو ریلیف فراہم نہیں کرتی۔ لاہور کے فیصل (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 18)

روزنامہ
چیف ایڈیٹر: فراست شاہ
کراچی
ایگزیکٹیو ایڈیٹر: نصرت حارث
قوم کی آواز
مینجنگ ایڈیٹر: عدنان ملک
Reg No. 1/T/0001/642446

ایڈیٹر انچیف و پبلشر فراست شاہ نے وائس آف نیشن گروپ آف پبلیکیشن کے زیر اہتمام روزنامہ ''قوم کی آواز'' کراچی سٹی پریس سے چھپوا کر B/11 بلاک 15 الرعی ایونیو نیئر ممتاز منزل گلشن اقبال کراچی سے شائع کیا۔

GROUP OF PUBLICATION
VON
VOICE OF NATION

ایسوسی ایٹ ایڈیٹر: ایس ایم اقبال

جن قارئین کو اخبار نہ ملنے یا تاخیر سے ملنے کی شکایت ہو تو براہ کرام ان نمبرز پر اطلاع کریں۔
021 34825826-29 Fax 021 4825830 www.qaumkiawaz.pk

مفاہمت کا راستہ۔۔۔!

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر اور سابق وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ سیاسی اختلاف کو کسی صورت ذاتی دشمنی میں تبدیل نہیں ہونا چاہئے۔ وہ ہفتے کے روز مری میں آزاد کشمیر کے انتخابات کے نتائج کے بعد ہونے والے پارٹی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) نے مخالفین سے ہمیشہ اچھا سلوک کیا ہے۔ آزاد کشمیر میں حالیہ انتخابات کے دو مرحلوں میں ن لیگ کو کامیابی ملی کیونکہ عوام نے اُن پر اعتماد کا اظہار کیا، اگر اُن کی جماعت نے ڈیلیور نہ کیا ہوتا تو وہاں لوگ ناراض ہوتے اور اُنہیں یہ کامیابی نہ ملتی۔ نواز شریف نے کہا کہ اُنہیں اُمید نہیں تھی کہ پیپلز پارٹی سے شکایت کا موقع ملے گا۔ اُنہوں نے آزاد کشمیر انتخابات میں کامیاب ہونے والے امیدواروں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آزاد کشمیر کو زیادہ سے زیادہ فنڈز دینا چاہئیں، وہاں سڑکیں اور ہسپتال بننا چاہئیں، وہاں کا بچہ بھی چاہتا ہے کہ اُس کے ہاتھ میں لیپ ٹاپ ہو۔ پاکستان کی سیاسی صورتحال پر بات کرتے ہوئے اُن کا کہنا تھا کہ جب شہباز شریف نے حکومت کے امور سنبھالے تو ملکی حالات خراب تھے تاہم اب یہ بہتری کی جانب گامزن ہیں، پنجاب میں ترقی کی بنیاد شہباز شریف نے رکھی تھی جس کو اب مریم نواز آگے بڑھا رہی ہیں۔ صدر مسلم لیگ (ن) کا کہنا تھا کہ آزاد کشمیر کے عوام پنجاب کی ترقی کی طرف دیکھ رہے ہیں، جس طرح پنجاب بدل رہا ہے اسی طرح آزاد کشمیر بھی بدلنا چاہئے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ مخالفین نے محض نعرے لگائے، ترقی کے لئے کچھ نہیں کیا، اب ملک پیچھے نہیں آگے کی طرف بڑھ رہا ہے اور بہت جلد داخلی مسائل پر بھی قابو پالیا جائے گا۔ اجلاس میں وزیر اعظم پاکستان شہباز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز سمیت پارٹی کی سینئر قیادت نے شرکت کی۔ آزاد جموں و کشمیر میں عام انتخابات 27 جولائی 2026ء سے شروع ہوئے۔ سکیورٹی، انتظامی اور علاقائی نازک صورتحال کے پیش نظر الیکشن کمیشن نے یہ تین مختلف مراحل میں مکمل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ پہلے مرحلے میں میرپور ڈویژن میں پولنگ ہوئی جبکہ دیگر دو مراحل میں مظفر آباد اور پونچھ ڈویژن میں انتخابات ہوئے۔ الیکشن کمیشن آزاد کشمیر نے سکیورٹی حالات کے پیش نظر پونچھ ڈویژن کی کل 11 میں سے ضلع باغ کی تین اور ضلع حویلی کی ایک نشست پر شیڈول کے مطابق پولنگ کرائی جبکہ راولاکوٹ اور پلندری کے اضلاع میں واقع سات نشستوں پر سکیورٹی خدشات کے باعث پولنگ ملتوی کر دی گئی جو صورتحال بہتر ہونے پر کرائی جائے گی۔ باغ کے دو حلقوں میں مسائل سامنے آئے جس کے باعث اُس کی 23 پولنگ سٹیشنوں پر دوبارہ 15 اگست کو پولنگ کرائی گئی۔ اِس طرح اگست 2026ء کے وسط میں انتخابی عمل مکمل ہوا جس میں مسلم لیگ (ن) نے سادہ اکثریت حاصل کر کے حکومت بنانے کا اعلان کر دیا۔ اِس فتح نے جیسے جماعت کی صفوں میں ایک نئی سیاسی روح پھونک دی ہے۔ نواز شریف گزشتہ کچھ عرصے سے سیاسی گوشہ نشینی اختیار کیے ہوئے تھے لیکن اب وہ دوبارہ متحرک اور فعال نظر آ رہے ہیں۔ اِن انتخابات سے قبل آزاد کشمیر کے سیاسی

سندھ حکومت کی جانب سے محکمہ تعلیم کے ملازمین کی حاضری کو ڈیجیٹلائز کرنے کے لیے متعارف کرائی گئی ایپ 'فریمز' ابتدائی مرحلے میں ہی مسائل کا شکار ہوگئی

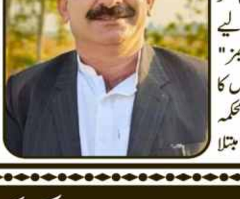

جیکب آباد (نامہ نگار) سندھ حکومت کی جانب سے محکمہ تعلیم کے ملازمین کی حاضری کو ڈیجیٹلائز کرنے کے لیے متعارف کرائی گئی ایپ "فریمز" ابتدائی مرحلے میں ہی مسائل کا شکار ہوگئی، جس کے باعث محکمہ تعلیم کا عملہ پریشانی میں مبتلا ہوگیا۔ سسٹم جام ہونے کی وجہ سے عملہ کافی دیر تک حاضری لگانے کے لیے انتظار کرتا رہا۔ اس حوالے سے پرائمری ٹیچرز ایسوسی ایشن جیکب آباد کے ضلعی صدر عبدالجبار کھوسو نے کہا کہ تعلیمی شعبے کو جدید ٹیکنالوجی (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 5)

GOLD RATE

سونا 24K۔(10 گرام)	387,517
سونا 24K۔(فی تولہ)	452,000
سونا 22K۔(10 گرام)	355,224
سونا 22K۔(فی تولہ)	414,440
چاندی۔(10 گرام)	5824

نماز ٹائمنگ

فجر	05:10 am
ظہر	01:30 pm
عصر	05:45 pm
مغرب	غروب آفتاب
عشاء	09:15 pm

نرخ نامہ برائے پولٹری

نام	قیمت
برائلر مرغی	398/kg
برائلر مرغی کا گوشت	635/kg
انڈے (فارم) ہول سیل	244/Dozen
انڈے (فارم) ریٹیل	260(Dozen)

ٹرینوں کی آمدورفت

علامہ اقبال ایکسپریس	2:15	8:10
ہزارہ ایکسپریس	7:35	11:45
عوام ایکسپریس	7:00	7:16
سکھر ایکسپریس	11:10	7:10
کراچی ایکسپریس	6:00	11:45
بہاؤالدین زکریا	6:30	8:50
شالیمار ایکسپریس	6:00	11:45
پاکستان ایکسپریس	1:30	8:35
گرین لائن	10:00	1:55
تیز گام	5:30	9:55

شرح تبادلہ

کرنسی	قیمت خرید	قیمت فروخت
امریکی ڈالر	279.00	279.40
یورو	321.18	326.17
برطانوی پونڈ	371.49	375.25
امارات درہم	75.95	76.75
سعودی ریال	74.30	74.95
کویتی دینار	885.17	895.85
کینیڈین ڈالر	195.60	198.00
آسٹریلین ڈالر	176.25	178.50
عمانی ریال	724.50	733.00
جاپانی ین	1.91	1.97
ملائیشین رنگٹ	62.18	62.78
قطر دینار	76.18	76.88
بحرین دینار	740.30	748.30
ہانگ کانگ ڈالر	36.24	36.59
سنگاپور ڈالر	210	212
بھارتی روپیہ	3.12	3.21

میر پور خاص میں سندھ کی ثقافتی بیل دوڑ کا مقابلہ

میر پور خاص کے مشہور بزنس مین اور بلڈر چوہدری محمود جٹ اور ان کے فرزند انیق چوہدری کی جانب سے سندھ کی ثقافتی کھیل بیلوں کی دوڑ کا مقابلہ منعقد کیا گیا

میر پور خاص (بیورو رپورٹ) میر پور خاص کے مشہور بزنس مین اور بلڈر چوہدری محمود جٹ اور ان کے فرزند انیق چوہدری کی جانب سے سندھ کی ثقافتی کھیل بیلوں کی دوڑ کا مقابلہ منعقد کیا گیا۔ مقابلہ جیتنے والی پہلی جوڑی کو ایک لاکھ روپے، دوسری جوڑی کو 50 ہزار روپے اور تیسری جوڑی کو 25 ہزار روپے نقد انعام دیا گیا۔ بیلوں کی دوڑ کے حوالے سے منعقدہ تقریب میں مہمانِ خصوصی کے طور پر لیگی رہنما فاروق (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 1)

12 ربیع الاول جشن عید میلاد النبی پر امن وامان کو برقرار رکھنے، صفائی ستھرائی کو یقینی بنانے کیلئے نواب سمیر حسین لغاری کی صدارت میں اہم اجلاس

میر پور خاص (بیورو رپورٹ) 12 ربیع الاول ولادت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں امن وامان کو برقرار رکھنے، صفائی ستھرائی کو یقینی بنانے، پینے کے پانی کی فراہمی ممکن بنانے، (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 11)

جیکب آباد میں 'فیس' حاضری نے تعلیم کے نظام میں ہلچل مچادی! سرور مصروف، عملہ پریشان، اسکولوں میں حاضری کے لیے دوڑیں

جیکب آباد (نامہ نگار) جیکب آباد میں 'فیس' حاضری نے تعلیم کے نظام میں ہلچل مچا دی! سرور مصروف، عملہ پریشان، اسکولوں میں حاضری کے لیے دوڑیں؛ گھوسٹ ملازمین بھی بدحواس تفصیلات کے مطابق محکمہ تعلیم سندھ کی جانب سے تدریسی وغیر تدریسی عملے کی حاضری یقینی بنانے کے لیے متعارف کرائے گئے فیس بائیومیٹرک حاضری نظام نے پہلے ہی روز محکمہ تعلیم کے انتظامی نظام کو ہلا کر رکھ دیا۔ سرور کی مصروفیت اور فریم ایپ کی کنیکٹیویٹی کے مسائل کے باعث متعدد ملازمین کی حاضری ریکارڈ نہ ہوسکی، جس سے عملے میں شدید بے چینی اور (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 10)

میر پور خاص میں غیر قانونی رہائش پذیر 7 افغان باشندوں کو کراچی ہولڈنگ کیمپ منتقل کر دیا گیا

میر پور خاص (بیورو رپورٹ) غیر قانونی رہائش پذیر 7 افغان باشندوں کو کراچی ہولڈنگ کیمپ منتقل کردیا گیا تفصیلات کے مطابق ڈپٹی کمشنر میر پور خاص کی جانب سے غیر قانونی غیر ملکیوں کی وطن واپسی کے منصوبے کے تحت ضلع میر پور خاص سے 7 افغان باشندوں کو مزید کارروائی کے لیے کراچی کے افغان ہولڈنگ کیمپ منتقل کرنے کے فیصلے کے بعد 7 افغان باشندوں کو کراچی ہولڈنگ کیمپ منتقل کردیا گیا ہے میر پور خاص کی ڈسٹرکٹ امپلیمنٹیشن کمیٹی (DIC) کے ہونے والے اجلاس میں مذکورہ 7 افراد کو غیر قانونی/غیر دستاویزی افغان شہری قرار دیا گیا تھا اور یہ کارروائی ہوم ڈپارٹمنٹ حکومت سندھ کے یکم نومبر 2023 کے خط کی روشنی میں غیر قانونی غیر ملکیوں کی وطن واپسی کے منصوبے کے تحت کی گئی ہے اسی سلسلے میں مذکورہ افراد کو پولیس اسکواڈ کی نگرانی میں کراچی کے افغان ہولڈنگ کیمپ منتقل (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 7)

عمر کوٹ میں پلاٹ کے تنازع پر پیدا ہونے والی کشیدگی کے حوالے سے پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما رتن مالہی کی پریس کانفرنس

کنری (نامہ نگار) عمر کوٹ میں پلاٹ کے تنازع پر پیدا ہونے والی کشیدگی کے حوالے سے پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما رتن مالہی نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 2)

کوآرڈینیٹر وزیر اعظم آزاد کشمیر و یوسی چیئرمین حاجی محمد علی کی جانب سے المدینہ ہوٹل والی گلی میں پیور بلاک اور سی سی روڈ تعمیر کرنے پر اہل محلہ کا اظہار تشکر

میر پور خاص (بیورو رپورٹ) کوآرڈینیٹر وزیر اعظم آزاد کشمیر و یوسی چیئرمین حاجی محمد علی کی جانب سے المدینہ ہوٹل والی گلی میں پیور بلاک اور سی سی روڈ تعمیر کرنے پر اہل محلّہ نے ان کے اعزاز میں (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 9)

ماہ مبارک ربیع الاول کی آمد، فضاء سرکار کی آمد مرحبا اور درود وسلام سے گونج اٹھی اور ہر طرف سبزہ پرچموں کی بہار آگئی

کنری (نامہ نگار) ماہ مبارک ربیع الاول کی آمد، فضاء سرکار کی آمد مرحبا اور درود وسلام سے گونج اٹھی اور ہر طرف سبزہ پرچموں کی بہار آگئی، تفصیلات کے مطابق ماہ ربیع الاوّل کی آمد کے ساتھ ہی گلی محلوں اور مساجد میں فضاء سرکار کی آمد مرحبا اور درود وسلام سے گونج اٹھی، اس سلسلے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 3)

میر پور خاص: پولیس کی کارروائی، ڈمپر سے 900 کلو چھالیہ اور بھارتی گٹکا برآمد، 2 ملزمان گرفتار

میر پور خاص (بیورو رپورٹ) پولیس کی کارروائی، ڈمپر سے 900 کلو چھالیہ اور بھارتی گٹکا برآمد، 2 ملزمان گرفتار تفصیلات کے مطابق میر پور خاص پولیس نے دورانِ گشت کارروائی کرتے ہوئے ممنوعہ چھالیہ اور بھارتی گٹکا کی بھاری مقدار کی اسمگلنگ کی کوشش ناکام بنا دی پولیس نے کارروائی کے دوران دو ملزمان کو گرفتار کرکے ان کے قبضے سے 12 ویلر ڈمپر کے خفیہ خانوں میں چھپائی گئی 900 کلوگرام چھالیہ اور بھارتی گٹکا صفینہ کی 525 پڑیاں برآمد کرلیں پولیس کے مطابق گرفتار ملزمان کی شناخت سادوزئی ولد سلطان، قوم پٹھان، (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 6)

جیکب آباد میں گرلز اسپورٹس کا میدان سج گیا، فٹبال کے بعد ہاکی میں بھی بیٹیوں کا شاندار کھیل؛ ٹیم بی اور ٹیم اے چمپئن

جیکب آباد (نامہ نگار) جیکب آباد میں گرلز اسپورٹس کا میدان سج گیا، فٹبال کے بعد ہاکی میں بھی بیٹیوں کا شاندار کھیل؛ ٹیم بی اور ٹیم اے چیمپئن تفصیلات کے مطابق جشنِ آزادی اور ''معرکہ حق'' کے سلسلے میں جیکب آباد میں گرلز فٹبال اور ہاکی کے شاندار مقابلوں نے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 4)

JPMC عوام کا ادارہ ہے، اختیارات کے ارتکاز پر سوالات، شفافیت اور غیر جانب دارانہ تحقیقات کا مطالبہ

کراچی (رپورٹ: پیر بخش نوناری) کراچی جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سینٹر (JPMC) میں گورننس، انتظامی شفافیت اور اختیارات کے ارتکاز سے متعلق سنجیدہ تحفظات سامنے آئے ہیں، جبکہ متعلقہ حلقوں نے زیادہ جوابدہی، قانونی طریقہ کار کی پابندی اور ادارہ جاتی نگرانی کا مطالبہ کیا ہے تحفظات کا بنیادی تعلق ڈاکٹر حلیمہ یاسمین کی جانب سے مبینہ طور پر متعدد اہم تعلیمی اور انتظامی عہدے بیک وقت سنبھالنے سے ہے۔ متعلقہ حلقوں کے مطابق اس صورتحال کے نتیجے میں اختیارات کا غیر معمولی ارتکاز پیدا ہوسکتا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ایک آزادانہ جائزہ لیا جائے تاکہ ادارے کے فیصلے شفاف انداز میں اور متعلقہ قواعد وضوابط (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 8)

21 روپے سے 21 لاکھ تک۔۔۔!

سید شعیب الدین احمد

کالم کا عنوان پڑھ کر پاکستان کے عوام کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائیں لہٰذا شروع میں ہی وضاحت کر دیتا ہوں کہ یہ 21 روپے پاکستان کے قیام کے بعد پاکستان کی پہلی اسمبلی کے ممبران (نوابزادہ لیاقت علی خان، سردار عبدالرب نشتر وغیرہ) کی یومیہ تنخواہ تھی جس میں ٹریول الاؤنس وغیرہ ملا کر 45 روپے یومیہ ملا کرتے تھے۔ یہ تھا ہمارے سیاست دانوں کا آغاز اور آج ہمارے سیاستدان 21 لاکھ روپے تک پہنچ گئے ہیں۔ پریشان مت ہوں یہ 21 لاکھ چیئرمین سینٹ اور سپیکر قومی اسمبلی کی تنخواہ ہے، جن کی تنخواہ میں یکم جنوری 2025ء کو پانچ گنا سے زیادہ اضافہ کیا گیا تھا۔ جبکہ مفت بنگلہ، پٹرول، پانی، بجلی، گیس، ٹیلیفون، اندرون و بیرون ملک مفت علاج، سرکاری گاڑیاں، بغیر تنخواہ ڈرائیور، خانساماں، مالی، پی اے، پی ایس او، محافظ اور دیگر الاؤنسز اس کے علاوہ ہیں، اسمبلی اور سینٹ اراکین کے بارے میں بعد میں بات ہوگی۔ یہ کالم لکھنے کا خیال سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ کے جج حضرات کی تنخواہوں میں گذشتہ ہفتے کئے گئے اضافہ کو دیکھ کر آیا۔ یہ اضافہ 10 دسمبر 2025ء سے کیا گیا ہے اور سپریم کورٹ کے ججوں کی تنخواہ میں چار لاکھ روپے کا اضافہ کر کے تنخواہ 15 لاکھ مقرر کر دی گئی ہے البتہ چیف جسٹس کو دیگر ساتھی ججوں سے 50 ہزار زیادہ ملیں گے۔ تنخواہ کے علاوہ تین لاکھ 39 ہزار روپے کا جوڈیشل الاؤنس ملے گا یوں تنخواہ 15 لاکھ روپے ماہانہ ہوجائے گی۔ سپریم کورٹ ججز کیلئے میڈیکل الاؤنس ڈیڑھ لاکھ روپے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ کے ججز کی تنخواہوں میں ایک لاکھ 10 ہزار روپے کا اضافہ کر کے تنخواہ 12 لاکھ 5 ہزار کر دی گئی ہے جبکہ چیف جسٹس کو 12 لاکھ 54 ہزار ملیں گے۔ کالم کی ابتدا ہوئی تھی 21 روپے یومیہ سے 21 لاکھ روپے تک کے ذکر سے۔ 21 روپے یومیہ تنخواہ 1956ء تک برقرار رہی۔ 1956ء میں نیشنل اسمبلی سیلریز اینڈ الاؤنسز ایکٹ آیا جس کے بعد ماہانہ تنخواہ 400 روپے کر دی گئی۔ 1966ء میں ایوب خان نے 100 روپے کا اضافہ کر دیا، ٹریول الاؤنس کی مد میں ساڑھے چھ ہزار روپے سالانہ بھی دیئے گئے، چنانچہ ماہانہ تنخواہ 1041 روپے ہوگئی۔ 1973ء میں سینٹ کے قیام کے بعد سینیٹرز کی تنخواہ بھی اراکین اسمبلی کے برابر کر دی گئی۔ 1974ء میں ممبر آف پارلیمنٹ سیلریز اینڈ الاؤنسز ایکٹ آ گیا جس میں تنخواہ تین گنا بڑھا کر 1500 روپے مہینہ کر دی گئی۔ فری ٹریول واؤچر 6600 روپے سالانہ، بائی روڈ فی میل ایک روپیہ اور سالانہ ٹیلی فون الاؤنس 2400 روپے کر دیا گیا۔ اس طرح تنخواہ رقم 2250 روپے ماہانہ ہوگئی۔ ضیا الحق کے مارشل لا میں بننے والی غیر جماعتی اسمبلی نے تنخواہ تو وہی برقرار رکھی سفری واؤچرز، زمینی سفر، ٹیلی فون الاؤنس بڑھا دیئے۔ دفتری الاؤنس (750 روپے) کا اضافہ کیا گیا اور تنخواہ چار ہزار روپے ماہانہ ہوگئی۔ 1988ء میں بے نظیر اقتدار میں آئیں تو بنیادی تنخواہ 1500 سے بڑھا کر 3000 کر دی۔ ٹریول واؤچر، ٹیلیفون، آفس الاؤنس بڑھا دیئے اور تنخواہ 10500 ہوگئی۔ 1993ء میں اراکین اسمبلی کو 2000 روپے مہمان داری الاؤنس بھی دیا گیا، جبکہ ٹیلی فون، آفس الاؤنس بڑھا دیئے گئے۔ ماہانہ تنخواہ 14 ہزار ہو گئی۔ 1996ء میں بنیادی تنخواہ پانچ ہزار کر دی گئی سفری واؤچرز، ٹیلی فون الاؤنس بڑھا دیئے گئے۔ 2003ء میں بنیادی تنخواہ پانچ ہزار سے بڑھا کر 15 ہزار کر دی گئی مہمان داری الاؤنس، فری ٹریول واؤچر، ٹیلی فون الاؤنس بڑھ گئے ماہانہ تنخواہ 46333 روپے ہوگئی۔ 2004ء سے 2010ء تک سالانہ 15 فیصد ایڈہاک اضافہ ہوتا رہا۔ 2013ء میں تنخواہ 99061 روپے اور 2014ء میں ایک لاکھ 1798 روپے ہوگئی اور 2014ء میں پہلی مرتبہ اراکین اسمبلی کی تنخواہوں نے ایک لاکھ کا ہندسہ پار کرلیا۔ (اب یہاں ایک نکتہ وضاحت ہے کہ آج سے 10 - 11 سال پہلے ایک مزدور کی مقرر کردہ ماہانہ اجرت 14 ہزار روپے تھی، جو آج 10 - 11 سال بعد 41 ہزار روپے کر دی گئی ہے)۔ 2016ء میں کل تنخواہ 108977 روپے ہوگئی۔ 2018ء میں پارلیمانی ترمیم کر کے بنیادی تنخواہ ڈیڑھ لاکھ روپے کر دی گئی 15 ہزار ایڈ ہاک الاؤنس اور الاؤنسز ملا کر تنخواہ 213000 ہو گئی۔ 2025ء میں پارلیمنٹ نے سیلریز اینڈ الاؤنسز ایکٹ 1974ء میں ترمیم کر دی اور تنخواہ میں چار گنا اضافہ کر کے بنیادی تنخواہ کو ڈیڑھ لاکھ سے چھ لاکھ روپے ماہانہ کر دیا۔ تین لاکھ کے ٹریول واؤچرز 30 بزنس کلاس ریٹرن ٹکٹ ٹیلی فون الاؤنس، آفس الاؤنس، مہمان داری الاؤنس 35، 35 ہزار روپے دے دیئے گئے۔ ہر رکن پارلیمنٹ اور اس کے اہل خانہ کو تاحیات بلیو پاسپورٹ اور گریڈ 22 کے افسر کے برابر طبی سہولیات بھی دے دی گئیں۔

دوران اجلاس ہر رکن اسمبلی کو دو ہزار روپے یومیہ ہاؤسنگ الاؤنس، ہوائی سفر کیلئے بزنس کلاس، بائی روڈ سفر کیلئے 25 روپے فی کلومیٹر ادائیگی، ڈیلی الاؤنس دوران اجلاس 11400 روپے اور کنوینس الاؤنس ماہانہ اس کے علاوہ اس طرح کل تنخواہ نو لاکھ 88 ہزار 500 روپے بن گئی۔ قائمہ کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت پر قومی اسمبلی کے اجلاس کے برابر الاؤنس ملتا ہے۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی مرکزی اور ذیلی کمیٹیوں کے گزشتہ سال ہونے والے 140 اجلاسوں میں شرکت کرنے والے ہر رکن کو 21 لاکھ 56 ہزار روپے سالانہ، یعنی 4 لاکھ 42 ہزار روپے ماہانہ بھی ادا کیے۔ اس کے برعکس سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں سالانہ سات فیصد اضافہ کیا جاتا ہے جبکہ حکومت نے اداروں فیکٹری، دکانوں پر کام کرنے والے مزدور کی اجرت 37 ہزار سے بڑھا کر 40 ہزار 700 کر دی ہے۔ پنجاب نے یہ اجرت 40 ہزار روپے ماہانہ مقرر کی ہے۔ البتہ سرکاری ملازمین کو 2008ء سے 2013ء کی پیپلز پارٹی کی حکومت نہیں بھولی جب تین سال تنخواہوں میں 20 فیصد، ایک سال 15 فیصد اور 2010 - 11ء میں تنخواہ میں 50 فیصد اضافہ کیا گیا۔ اس طرح 5 سال میں 125 فیصد اضافہ کیا گیا۔ پیپلز پارٹی کا دعویٰ ہے کہ اس اضافے کے الاؤنسز ملا کر 185 فیصد بنتا ہے۔

☆☆☆

بااختیار انتظامی یونٹ، کیوں نہیں؟

محسن گواریہ

پاکستان کو معرضِ وجود میں آئے 79 برس ہو چکے، اس طویل عرصے میں ہم نے، حکومتیں اور نظام بدلتے دیکھے، آئینی ترامیم آئیں، نئے ادارے بنے اور کئی اداروں کو ختم ہوتے بھی دیکھا، لیکن ایک سوال آج بھی اپنی جگہ موجود ہے، کیا ہمارا انتظامی ڈھانچہ 21 ویں صدی کے پاکستان کی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہے؟ آج ایک بار پھر ملک میں نئے صوبوں کی بحث زور پکڑ رہی ہے، میں نے اس بحث کا جائزہ لیا جس کا خلاصہ اور اپنا موقف تیار کیا ہے جو آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ بعض سیاسی حلقے سمجھتے ہیں کہ موجودہ بڑے صوبے انتظامی اعتبار سے اتنے وسیع ہو چکے ہیں کہ ان میں موثر حکمرانی ممکن نہیں رہی، دوسری طرف یہ سوال بھی اٹھایا جا رہا ہے کہ کیا ہر انتظامی مسئلے کا حل ایک نیا صوبہ بنانا ہے؟ یا اس کے بجائے موجودہ صوبوں کے اندر چھوٹے، بااختیار اور موثر انتظامی یونٹ بنا کر حکومت کو عوام کے قریب لایا جا سکتا ہے؟ میرے خیال میں پاکستان کو اس سوال پر جذباتی نہیں بلکہ انتظامی، معاشی اور سیاسی بنیادوں پر غور کرنا چاہئے۔

نئے صوبے بنانا بلاشبہ ایک اہم سیاسی اور آئینی معاملہ ہے، کسی موجودہ صوبے کی حدود تبدیل کرنے کے لئے آئینی طریقہ کار اختیار کرنا پڑتا ہے اور اس عمل میں متعلقہ صوبائی اسمبلی سمیت پارلیمان میں دو تہائی اکثریت کا تقاضا بھی سامنے آتا ہے، حالیہ قانونی بحث میں بعض ماہرین نے یہ سوال بھی اٹھایا ہے کہ آئین میں نئے صوبے بنانے کے لئے براہِ راست اور واضح طریقہ کار کی نوعیت کیا ہے؟ لیکن اگر مقصد صرف یہ ہے کہ حکومت عوام کے قریب ہو، فیصلے جلد ہوں، وسائل منصفانہ انداز میں تقسیم ہوں اور دور دراز علاقوں کے شہریوں کو ہر چھوٹے کام کے لئے صوبائی دارالحکومت کا رُخ نہ کرنا پڑے تو شاید اس مقصد کے لئے نئے صوبے واحد راستہ نہیں، نئے انتظامی یونٹ ایک نسبتاً آسان، کم خرچ اور زیادہ عملی راستہ ہو سکتے

ہیں۔ اس وقت اصل مسئلہ صوبوں کی تعداد نہیں، حکمرانی کی مرکزیت ہے، پنجاب میں لاہور، سندھ میں کراچی، خیبر پختونخوا میں پشاور اور بلوچستان میں کوئٹہ فیصلہ سازی کے بڑے مراکز ہیں، نتیجہ یہ ہے کہ صوبہ جتنا بڑا ہوتا گیا، دارالحکومت اور عام شہری کے درمیان انتظامی فاصلہ بھی بڑھتا گیا۔ پنجاب کی مثال سب سے نمایاں ہے، اگر ایک شہری ڈیرہ غازی خان، بہاولپور، رحیم یار خان، ملتان، فیصل آباد یا راولپنڈی میں بیٹھا ہے تو اس کی بہت سی اہم انتظامی ضروریات کا آخری فیصلہ لاہور میں ہوتا ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ لاہور میں بیٹھنے والی حکومت نااہل ہے، مسئلہ یہ ہے کہ اتنے بڑے جغرافیائی اور آبادیاتی حجم کو ایک ہی مرکز سے موثر طور پر چلانا بذاتِ خود ایک مشکل انتظامی مشق ہے، حالیہ قومی بحث میں بھی یہی اعتراض سامنے آیا ہے کہ مسئلہ صرف وسائل کی کمی نہیں بلکہ اختیارات اور وسائل کے صوبائی دارالحکومتوں میں ارتکاز کا بھی ہے۔ فرض کریں پنجاب کو فوری طور پر تین صوبوں میں تقسیم کرنے کے بجائے تین یا چار بڑے انتظامی یونٹس میں تقسیم کر دیا جائے، مثلاً، راولپنڈی انتظامی یونٹ، وسطی پنجاب انتظامی یونٹ، ملتان انتظامی یونٹ اور بہاولپور یا ڈیرہ غازی خان انتظامی یونٹ، ان یونٹس کو صرف نام نہ دیا جائے، بلکہ انہیں حقیقی انتظامی اختیارات دیے جائیں، ہر یونٹ کا اپنا مضبوط انتظامی سیکرٹریٹ ہو، اہم محکموں کے ریجنل سربراہ ہوں، ترقیاتی بجٹ کا قابلِ ذکر حصہ اسی سطح پر استعمال ہو، صحت، تعلیم، آبپاشی، بلدیات، زراعت، صنعت، سڑکوں اور دیگر شعبوں میں فیصلہ سازی کا بڑا حصہ دارالحکومت سے منتقل کر کے ان یونٹس کو دیا جائے، یوں وزیر اعلیٰ پنجاب لاہور میں بیٹھ کر ہر ضلع کے معمولی

انتظامی مسئلے میں مداخلت کرنے کے بجائے بڑے پالیسی معاملات پر توجہ دے سکے گا، یہی اصول سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان پر بھی لاگو کیا جا سکتا ہے۔ یہاں ایک اور اہم سوال پیدا ہوتا ہے، کیا صرف نقشے پر نئی لائنیں کھینچ دینے سے انتظامی بحران ختم ہو جائے گا؟ یقیناً نہیں، اگر نئے انتظامی یونٹ بنا کر بھی تمام اختیارات لاہور، کراچی، پشاور یا کوئٹہ میں ہی رکھے گئے تو یہ اصلاح نہیں بلکہ انتظامی کاغذی کارروائی ہوگی، اصل تبدیلی بیوروکریسی کے ڈھانچے میں لانا ہوگی۔ آج صوبائی سیکرٹریٹ میں بیٹھا ہوا ایک سیکرٹری بیک وقت صوبے کے درجنوں اضلاع، سینکڑوں افسروں اور ہزاروں منصوبوں کو دیکھنے کی کوشش کرتا ہے، نتیجتاً فائلیں بڑھتی ہیں، فیصلوں میں تاخیر ہوتی ہے اور مقامی مسائل کی براہِ راست سمجھ کمزور پڑتی ہے، اگر بڑے انتظامی یونٹس قائم کئے جائیں تو ایڈیشنل چیف سیکرٹری سطح کے افسر کو حقیقی اختیارات دیئے جا سکتے ہیں، اس کے ماتحت مختلف محکموں کے سربراہ کام کریں اور انہیں واضح مالی و انتظامی اختیارات دیئے جائیں، اس طرح بیوروکریسی صرف احکامات پر عمل کرنے والی مشین نہیں رہے گی بلکہ علاقائی سطح پر مسئلے حل کرنے والی انتظامی قوت بن سکتی ہے۔ ہمیں نئے عہدے نہیں، نئے اختیارات چاہئیں، ہمیں نئے دفاتر نہیں، نئی فیصلہ سازی چاہئے، ہمیں نئی بیوروکریسی نہیں، بہتر بیوروکریسی چاہئے، اور سب سے بڑھ کر ہمیں ایسا نظام چاہئے جس میں شہری کو اپنے بنیادی مسئلے کے حل کے لئے صوبائی دارالحکومت کا محتاج نہ ہونا پڑے، اسی طرح بلدیاتی نظام کو نظر انداز کر کے کوئی اصلاح مکمل نہیں ہوگی، ہر سطح کے اختیارات واضح ہوں، کوئی محکمہ یہ نہ کہہ سکے کہ یہ کام ہمارے دائرہء اختیار میں نہیں،

بجٹ بھی اسی تناسب سے منتقل ہو اور افسروں کی ذمہ داریاں بھی واضح ہوں۔

پاکستان کو آزادی حاصل کیے 79 سال ہو چکے، اس عرصے میں ہم نے چار صوبوں کے ساتھ بھی سفر کیا اور انتظامی تقسیم کے کئی تجربات بھی کیے، اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اس بحث کو صرف سیاسی نعروں سے نکال کر گورننس ریفارم کی سطح پر لے جائیں، نئے صوبوں کی بحث کو رد کرنے کے بجائے ایک عملی سوال پوچھا جائے، کیا پہلے موجودہ صوبوں کے اندر بااختیار، مضبوط اور چھوٹے انتظامی یونٹس کا تجربہ کیا جا سکتا ہے؟ پنجاب میں لاہور کے ساتھ ملتان، بہاولپور، راولپنڈی، فیصل آباد اور ڈیرہ غازی خان کو حقیقی انتظامی مراکز بنایا جا سکتا ہے، سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں بھی جغرافیہ، آبادی، معاشی سرگرمی اور عوامی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے اسی طرح کے یونٹس بنائے جا سکتے ہیں، اگر یہ تجربہ کامیاب ہو جائے تو شاید نئے صوبوں کی ضرورت ہی کم محسوس ہو، اور اگر تجربہ ناکام ہو تو پھر ہمارے پاس یہ فیصلہ کرنے کے لئے زیادہ ٹھوس بنیاد ہو گی کہ واقعی نئے صوبوں کی ضرورت ہے، پاکستان کو اس وقت نئے نقشوں کی نہیں، نئی انتظامی سوچ کی ہے، نئے صوبے سیاسی نقشہ بدل سکتے ہیں، مگر ضروری نہیں کہ وہ حکمرانی کا معیار بھی بدل دیں۔ اس کے برعکس بااختیار انتظامی یونٹس، مضبوط بلدیاتی حکومتیں، واضح اختیارات، علاقائی بجٹ اور جواب دہ بیوروکریسی مل کر پاکستان کے انتظامی بحران کا نسبتاً کم خرچ، کم متنازع اور زیادہ عملی حل فراہم کر سکتے ہیں، لہٰذا 79 سال بعد شاید ہمیں یہ سوال نہیں پوچھنا چاہئے کہ پاکستان میں کتنے صوبے ہونا چاہئیں؟ ہمیں پہلے یہ پوچھنا چاہئے، پاکستان میں حکومت کتنی دور ہے، اور اسے عوام کے کتنا قریب لایا جا سکتا ہے؟ اگر اس سوال کا جواب ہمیں مل گیا تو شاید نئے صوبوں کی ضرورت کا جواب بھی خود بخود سامنے آ جائے گا۔

☆☆☆

سعید غنی سے سوال: اداروں پر تنقید سے آگے بڑھ کر حکمرانی کی بات کب ہوگی؟

علیزہ عارفین

صوبوں کی تشکیل ایک اہم آئینی، سیاسی اور انتظامی معاملہ ہے۔ اس حوالے سے سعید غنی کا یہ کہنا کہ صوبے بننے یا نہ بننے کا فیصلہ آئی ایس پی آر کا کام نہیں، اپنی جگہ ایک سیاسی مؤقف ہے۔ لیکن اس بیان کے بعد ایک بڑا سوال خود سعید غنی اور دیگر سیاسی رہنماؤں سے بھی بنتا ہے: اگر اداروں کو اپنی آئینی حدود میں رہنا چاہیے تو کیا سیاسی حکومتوں کو بھی اپنی کارکردگی اور حکمرانی کے لیے جواب دہ نہیں ہونا چاہیے؟

آئی ایس پی آر سے صوبوں کے حوالے سے سوال کیا گیا اور انہوں نے اپنا جواب دے دیا۔ اب اصل ذمہ داری سیاسی قیادت کی ہے کہ وہ اس معاملے پر اپنا واضح مؤقف عوام کے سامنے رکھے۔ صوبوں کی تشکیل، انتظامی اصلاحات، وسائل کی منصفانہ تقسیم اور اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی جیسے معاملات سیاسی قیادت اور پارلیمان کو سنجیدگی سے طے کرنے چاہئیں۔

پاکستان کا اصل مسئلہ صرف یہ نہیں کہ کون سا ادارہ کیا کہہ رہا ہے۔ اصل مسئلہ خراب طرزِ حکمرانی ہے۔

جہاں عوام کو بنیادی سہولیات کے لیے مشکلات کا سامنا ہو، جہاں انتظامی نظام کمزور ہو، جہاں وسائل کی تقسیم پر سوالات اٹھیں، جہاں شہری مسائل حل نہ ہوں اور جہاں عوام کو اپنے نمائندوں سے جواب نہ ملے، وہاں ہر سیاسی رہنما، ہر ادارے اور ہر ذمہ دار شہری کو آواز اٹھانی چاہیے۔

لیکن احتساب کا اصول سب کے لیے ایک ہونا چاہیے۔

اگر سعید غنی یہ کہتے ہیں کہ آئی ایس پی آر کو یہ فیصلہ نہیں کرنا چاہیے کہ صوبے بننے چاہئیں یا نہیں، تو پھر یہ سوال بھی جائز ہے کہ صوبائی حکومتیں اپنی حکمرانی، انتظامی کارکردگی اور عوامی مسائل کے بارے میں مکمل جواب دہ کیوں نہ ہوں؟

یہ بھی سوچنے کی ضرورت ہے کہ ہماری سیاسی بحث بار بار فوج اور سیاست کے گرد کیوں گھومنے لگتی ہے۔ جب بھی حکومت، اپوزیشن یا سیاسی رہنما کسی مسئلے پر گفتگو کرتے ہیں اور بحث کا رخ اداروں کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تو کیا عوام کے اصل مسائل پس پشت نہیں چلے جاتے؟

سعید غنی ماضی میں بھی فوج کے سیاسی کردار کے حوالے سے سخت بیانات دیتے رہے ہیں۔ لیکن اگر سیاسی قیادت واقعی اداروں کی مداخلت کے خلاف اصولی مؤقف رکھتی ہے تو پھر اسی اصول کو ہر معاملے میں یکساں طور پر اپنانا ہوگا۔ نہ کسی ادارے کو سیاسی معاملات میں غیر ضروری کردار ادا کرنا چاہیے اور نہ ہی سیاسی جماعتوں کو اپنی ناکامیوں کا ملبہ کسی دوسرے ادارے پر ڈال کر اپنی ذمہ داری سے بچنا چاہیے۔

پاکستان کو آج الزام تراشی کی سیاست سے زیادہ اصلاحات کی سیاست کی ضرورت ہے۔

ہمیں یہ سوال پوچھنا چاہیے کہ صوبائی نظام کیسے بہتر ہوگا؟ انتظامی ڈھانچہ عوام کے قریب کیسے آئے گا؟ بلدیاتی اداروں کو حقیقی اختیارات کیسے ملیں گے؟ وسائل کی منصفانہ تقسیم کیسے ہوگی؟ سرکاری اداروں میں جواب دہی کیسے یقینی بنائی جائے گی؟ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عام شہری کو بہتر حکمرانی کب ملے گی؟

سعید غنی سمیت ہر سیاسی رہنما سے یہ سوال پوچھنا ضروری ہے کہ اگر خراب حکمرانی کے خلاف آواز اٹھانا سب کا حق اور ذمہ داری ہے تو پھر اپنی حکومت کی کارکردگی، کمزوریوں اور انتظامی مسائل پر بھی اسی شدت سے بات کیوں نہ کی جائے؟

فوج کو سیاسی بحث کا مستقل مرکز بنانے کے بجائے سیاسی قیادت کو اپنی توجہ عوامی مسائل اور حکمرانی کی بہتری پر مرکوز کرنی چاہیے۔

اداروں کی حدود کا احترام بھی ضروری ہے، سیاسی حکومتوں کا احتساب بھی ضروری ہے، اور عوامی مفاد کو سیاست سے بالاتر رکھنا بھی ضروری ہے۔

پاکستان کو ایک دوسرے کو الزام دینے والی سیاست نہیں، بلکہ جواب دہ، مؤثر اور عوام دوست نظامِ حکمرانی چاہیے۔

آخر میں سوال صرف یہ نہیں کہ آئی ایس پی آر نے کیا کہا۔

اصل سوال یہ ہے کہ سیاسی قیادت عوام کے لیے کیا کر رہی ہے؟

بقیہ نمبر 1 «قوم کی آواز»

احمد لغاری، محمد وارث رند زنوار، علی احمد بلٹی، علن خان کھکرانی، بابو رند، حاکم علی زرداری، مہندار علی زرداری، خان محمد مری، در محمد بروہی، میر شیر محمد ٹالپور سمیت سندھ کے مختلف علاقوں سے شوقین افراد نے اپنے بیلوں سمیت بڑی تعداد میں شرکت کی پہلی جوڑی میں جیکب آباد کے رہائشی شفقت خان جکھرانی کے بیل راکٹ اور میر پور خاص کے رہائشی رمضان لوہار کے بیل تلاش کے درمیان مقابلہ ہوا جس میں سردار شفقت خان جکھرانی کا بیل راکٹ فاتح رہا۔ دوسری جوڑی میں در محمد کپری کے بیل بوسکی اور عطا اللہ کے بیل کروڑ پتی کے درمیان دوڑ کا مقابلہ ہوا جس میں بوسکی بیل نے مقابلہ جیت لیا۔ تیسری جوڑی میں رمضان لوہار کے بیل کلاشن اور اللہ جڑیو کے بیل پانی وارو کے درمیان مقابلہ ہوا جس میں رمضان لوہار کا بیل کلاشن فاتح رہا۔ اس موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے چوہدری محمود جٹ اور فاروق احمد لغاری نے کہا کہ بیلوں کی دوڑ قدیمی ثقافتی کھیل ہے۔ جدید دور میں جہاں نوجوان ثقافتی کھیلوں سے لاعلم ہیں، ایسے مقابلوں کے انعقاد سے معاشرے میں بہتری آئے گی۔ انہوں نے صوبائی وزیر ثقافت و سیاحت اور وزیر کھیل سے مطالبہ کیا کہ بیل دوڑ کے مقابلوں کو سرکاری سطح پر کرایا جائے۔ تقریب کے آخر میں چوہدری محمود جٹ کی جانب سے مقابلے میں جیتنے والی پہلی جوڑی کے مالک کو ایک لاکھ روپے نقد، دوسری جوڑی کو 50 ہزار اور تیسری جوڑی کو 25 ہزار روپے نقد انعام دیا گیا اور آئے ہوئے مہمانوں کو سندھ کی سوغات اجرک اور پٹکے کے تحائف بھی پیش کیے گئے۔

بقیہ نمبر 2 «قوم کی آواز»

سابق پی ٹی آئی ایم این اے لال چند مالہی کی جانب سے لگائے گئے الزامات کو مسترد کر دیا ہے۔ رتن مالہی نے کہا کہ عمر کوٹ کے پرامن ماحول کو خراب کرنے اور سیاسی کشیدگی پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، تاہم ان کا منصوبہ کامیاب نہیں ہونے دیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم اپنے گھر میں دروازے بند کر کے بیٹھے ہوئے تھے اگر کسی کا مقصد خونریزی کروا کر لاش رکھنا اور اس پر سیاست کرنا تھا تو انہیں ایسا کوئی موقع نہیں ملا اور مبینہ منصوبہ ناکام ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ لال چند مالہی ماضی میں قومی اسمبلی کے رکن رہ چکے ہیں، اگر انہیں سیاست کرنی ہے تو صاف، شفاف اور جمہوری انداز میں سیاست کریں۔ غنڈہ گردی اور کشیدگی کی سیاست کسی صورت قبول نہیں کی جائے گی۔ رتن مالہی کا کہنا تھا کہ پلاٹ پر ہمارے دوست بطور مہمان آئے تھے، جن کی تصاویر سوشل میڈیا پر شیئر کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ وہ باہر سے آئے ہوئے افراد ہیں، حالانکہ معاملے کو سیاسی رنگ دینے کے بجائے حقائق عوام کے سامنے لائے جانے چاہئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ واقعے کے دوران خواتین کو آگے کر کے ایک مخصوص تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ کسی بھی قسم کی خونریزی یا تصادم کے حق میں نہیں ہیں بلکہ معاملے کا پرامن اور قانونی حل چاہتے ہیں، انہو نے الزام عائد کیا کہ لال مالہی پلاٹ کی آڑ میں یہاں خونریزی کرانا چاہتا ہے۔ واضح رہے کہ پلاٹ کے تنازع پر دونوں فریقین کی جانب سے ایک دوسرے پر مختلف الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ پولیس نے کشیدگی پر قابو پانے کے لیے دونوں فریقین کو پلاٹ سے باہر نکال کر وہاں پولیس پکٹ قائم کر دی ہے۔ ڈی ایس پی عمر کوٹ میاں اظہر کے مطابق پولیس کی کوشش تھی کہ معاملہ خوش اسلوبی سے حل ہو جائے اور دونوں فریقین کے درمیان باہمی فیصلے کی راہ ہموار کی جائے۔ رتن مالہی نے کہا کہ عمر کوٹ کے امن و امان کو ہر صورت میں ترجیح دی جانی چاہیے اور کسی بھی تنازع کو سیاسی کشیدگی یا تصادم کی طرف لے جانے کے بجائے قانون اور باہمی مذاکرات کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔

بقیہ نمبر 3 «قوم کی آواز»

میں پہلی ریلی بریلوی مسجد کنری سے حاجی نور محمد کمھار کی قیادت میں نکالی گئی جس میں عشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کثیر تعداد میں شرکت کی، اس موقع پر مولانا محمد صابر و دیگر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ماہ مبارک ربیع الاول پر پوری امت مسلمہ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ اس روز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات کیلئے رحمت بن کر آئے، انہوں نے کہا کہ جشن عید میلاد النبی منانا اور میلاد مصطفی کی محافل سجانا دراصل قلوب کو منور کرنے اور شکرانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ نوجوان نسل کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے روشناس کرانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، انہوں نے تمام عاشق رسول سے پرزور اپیل کی کہ جشن عید میلاد النبی دھوم دھام سے منائیں اور اس بابرکت مہینے میں گھروں، دکانوں، محلوں، بازاروں، شاہراہوں، مساجد کو سجانے اور درود و سلام کی محافل منعقد کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے دلوں کو بھی عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے منور کریں، انہوں نے مزید کہا کہ سردار کائنات حضور نبی آخر الزمان کی ولادت باسعادت ہر صاحب ایمان کیلئے تمام خوشیوں سے بڑھ کر ہے، ریلی کے اختتام پر ملک وقوم کی سلامتی، اتحاد امت، بھائی چارے اور ملکی استحکام کیلئے خصوصی دعا کی گئی، دوسری جانب جشن عید میلاد النبی کی آمد کے ساتھ ہی شہر میں سبز مدنی جھنڈیوں، نعلین مبارک سمیت دیگر بیجز فروخت کرنے والے اسٹال بھی سج گئے ہیں جو کہ عاشقان مصطفی کی خصوصی توجہ کا مرکز بن گئے ہیں، بعد ازاں جشن عید میلاد النبی ریلی شہر کے مختلف علاقوں اور گلیوں کا چکر لگانے کے بعد بریلوی مسجد پر اختتام پذیر ہوئی

بقیہ نمبر 4 «قوم کی آواز»

کھیلوں کے میدان میں نئی توانائی پیدا کر دی۔ سندھ بھر میں جاری اسپورٹس سرگرمیوں کے سلسلے میں جیکب آباد میں نوجوان لڑکیوں نے بھرپور جوش، جذبے اور کھیل کی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے ثابت کر دیا کہ کھیل کا میدان صرف نوجوان لڑکوں تک محدود نہیں۔ اسپورٹس اینڈ یوتھ افیئرز ڈیپارٹمنٹ سندھ کے تعاون اور اسٹار ویمنز اسپورٹس اکیڈمی جیکب آباد کے اشتراک سے منعقدہ مقابلوں میں گرلز کی تین ٹیموں نے فٹبال اور ہاکی میں حصہ لیا۔ 14 اگست کو ہونے والے فٹبال مقابلوں میں ٹیم اے، ٹیم بی اور ٹیم سی نے میدان مارنے کے لیے بھرپور مقابلہ کیا، تاہم شاندار کارکردگی کے بعد ٹیم بی نے فٹبال کا ٹائٹل اپنے نام کر لیا۔ کھیلوں کا جوش اگلے روز بھی برقرار رہا اور 15 اگست کو گرلز ہاکی کے سنسنی خیز مقابلے منعقد ہوئے۔ ٹیم اے، ٹیم بی اور ٹیم سی نے اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے، جبکہ ہاکی کا فائنل ٹیم اے اور ٹیم بی کے درمیان کھیلا گیا۔ سخت مقابلے کے بعد ٹیم اے نے شاندار کھیل پیش کرتے ہوئے ہاکی چیمپئن کا اعزاز حاصل کر لیا۔ مقابلوں کے آرگنائزر ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر جیکب آباد اخلاق میمن اور چیئرپرسن اسٹار ویمنز اسپورٹس اکیڈمی ارم بلوچ تھیں، جن کی کاوشوں سے نوجوان کھلاڑیوں کو کھیل کے میدان میں اپنی صلاحیتیں دکھانے کا موقع ملا۔ تقریب کے مہمان خصوصی اسسٹنٹ کمشنر جیکب آباد نوید احمد تھے، جبکہ اعزازی مہمان پروفیسر حفصہ اقبال، پرنسپل گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج جیکب آباد، محترمہ نوشین کھنڈ سمیت بڑی تعداد میں خواتین نے شرکت کی اور نوجوان کھلاڑیوں کی بھرپور حوصلہ افزائی کی۔ تقریب کے دوران نوجوان کھلاڑیوں کے جوش و جذبے نے ماحول کو پرجوش بنائے رکھا۔ منتظمین کا کہنا تھا کہ لڑکیوں کو کھیلوں کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کر کے ان کی صلاحیتوں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر اجاگر کیا جائے گا۔ جیکب آباد کی بیٹیوں نے کھیل کے میدان میں ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ اگر مواقع ملیں تو وہ نہ صرف میدان میں اتر سکتی ہیں بلکہ ٹائٹل بھی اپنے نام کر سکتی ہیں۔ منتظمین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ گرلز اسپورٹس کو مزید فروغ دیا جائے گا تاکہ نوجوان خواتین اپنی صلاحیتوں کو نکھار کر ملک و قوم کا نام روشن کر سکیں۔ کھیلوں کے میدان میں بیٹیوں کی یہ پیش قدمی مضبوط، باصلاحیت اور خوداعتماد پاکستان کی جانب ایک اہم قدم ہے۔

بقیہ نمبر 5 «قوم کی آواز»

سے ہم آہنگ اور ڈیجیٹلائز کرنے کا حکومتی اقدام بنیادی طور پر ایک مثبت اور بروقت قدم ہے، تاہم کسی بھی نئے نظام کو نافذ کرنے سے قبل اس کی کامیابی کے لیے زمینی حقائق، دستیاب سہولیات اور عملی مسائل کا جامع جائزہ لینا انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بدقسمتی سے جیکب آباد ضلع کے زمینی حالات دیگر کئی علاقوں سے مختلف اور انتہائی دشوار ہیں۔ یہاں نیٹ ورک کی کمزور صورتحال اپنی جگہ، لیکن کئی علاقوں میں موبائل فون کی عام کالز بھی درست طریقے سے کام نہیں کرتیں۔ ایسی صورتحال میں اساتذہ سے موبائل ایپس کے ذریعے ہر وقت حاضری، آن لائن رپورٹنگ اور دیگر انتظامی امور کی پابندی سے تکمیل کا مطالبہ کرنا عملی طور پر انتہائی مشکل عمل بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جیکب آباد ضلع اس وقت بدامنی کی سنگین صورتحال کا سامنا کر رہا ہے، جبکہ کئی اساتذہ کی تعیناتیاں ان کے رہائشی علاقوں سے 25 سے 30 کلومیٹر یا اس سے بھی زیادہ فاصلے پر واقع اسکولوں میں کی گئی ہیں ایسے تمام مسائل کو پیش نظر حکومت سندھ کو سوچنا چاہیے۔

بقیہ نمبر 6 «قوم کی آواز»

سکنہ کچھرو ضلع سانگھڑ اور ضیاء ▯ خان ولد طور خان، قوم پٹھان، سکنہ وندر بلوچستان کے نام سے ہوئی ہے پولیس کا کہنا ہے کہ ملزمان ممنوعہ سامان 12 وہیلر ڈمپر نمبر JT-5100 میں خصوصی طور پر تیار کیے گئے خفیہ خانوں میں چھپا کر منتقل کر رہے تھے تاہم دوران گشت پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے انہیں گرفتار کر لیا کارروائی کے دوران ڈمپر کے خفیہ خانوں سے 900 کلوگرام سپاری (چھالیہ) برآمد ہوئی جو ماوا اور گٹکا کی تیاری میں استعمال ہوتی ہے جبکہ بھارتی گٹکا صفینہ کی 525 پڑیاں (5 پیکٹ) بھی برآمد کی گئیں پولیس کے مطابق برآمد شدہ ممنوعہ سامان بحق سرکار ضبط کرلیا گیا ہے گرفتار ملزمان کے خلاف تھانہ بی سیکشن خان میں مقدمہ درج کر کے مزید قانونی کارروائی شروع کر دی گئی ہے پولیس کا کہنا ہے کہ ممنوعہ اشیاء کی نقل و حمل اور گٹکا ماوا کے غیر قانونی کاروبار کے خلاف کارروائیاں جاری رکھی جائیں گی۔

بقیہ نمبر 7 «قوم کی آواز»

کیا گیا جہاں ان کی مزید اسکریننگ اور قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد انہیں افغانستان منتقل کیا جائے گا دستاویز کے مطابق منتقل کیے جانے والے افراد میں ندیم خان، اکبر خان، محمد عارف، ذاکر، عبد الکریم، محمد زبیر اور نصر اللہ شامل ہیں جو کہ میر پور خاص کے مختلف علاقوں، جن میں جگنو ٹاؤن، سیٹلائٹ ٹاؤن، اسکیم نمبر 2، رحیم نگر اور کچی آبادی شامل ہیں، کے پتے خر رہائش اختیار کیے ہوئے تھے جبکہ بعض افراد کے پاس شناختی کارڈ موجود نہیں اور ندیم کے بارے میں اطلاعات ملی ہیں کہ وہ کراچی سے بھاگ کر میر پور خاص میں چھپ کر رہ رہا تھا غیر قانونی افغان باشندوں کی وطن واپسی کا عمل پاکستان میں 2023 سے جاری ہے اور اس حوالے سے سندھ سمیت مختلف علاقوں میں انتظامی اور سیکیورٹی اداروں کی جانب سے کارروائیاں کی جاتی رہی ہیں۔

بقیہ نمبر 8 «قوم کی آواز»

کے مطابق کیے جانے کو یقینی بنایا جائے کمعد معاملات پر وضاحت بھی طلب کی گئی ہے، جن میں درج ذیل شامل ہیں مالی معاملات: تقریباً 70 لاکھ روپے کی ایک مبینہ پراپرٹی سے متعلق رقم کے حوالے سے سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ اصل رقم واپس کر دی گئی، تاہم جمع شدہ سود اور مکمل مالی ریکارڈ کے حوالے سے وضاحت طلب کی گئی ہیا ختیارات کا ارتکاز: متعلقہ حلقوں نے بیک وقت متعدد اہم تعلیمی و انتظامی ذمہ داریاں سنبھالنے پر سوالات اٹھاتے ہوئے اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے انتظامی ڈھانچے کا آزادانہ جائزہ لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ اکیڈمک کونسل کے اجلاس: بعض اکیڈمک کونسل اجلاسوں کے لیے مبینہ طور پر انتہائی مختصر نوٹس، بعض اوقات صرف 12 گھنٹے قبل اطلاع دیے جانے پر بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ متعلقہ حلقوں کے مطابق اس سے اراکین کو مناسب تیاری اور مؤثر شرکت کے لیے مطلوبہ وقت نہیں مل پاتا۔ تحقیق اور ادارہ جاتی جگہ: آغا خان یونیورسٹی سے متعلق تحقیقی سرگرمیوں کے لیے اسپتال کی جگہ مختص کیے جانے کے حوالے سے بھی تحفظات کا اظہار کیا گیا ہے۔ متعلقہ حلقوں نے ادارہ جاتی اجازت، سرکاری وسائل کے استعمال، تحقیق میں معاون افراد کی مناسب شناخت اور تحقیقی نتائج کی ملکیت کے بارے میں وضاحت طلب کی ہے SOGP گورنس SOGP: کے معاملات میں ڈاکٹر حلیمہ یاسمین کے مبینہ کردار اور اثر و رسوخ، جبکہ نو منتخب کابینہ کی جانب سے اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے میں تاخیر کے حوالے سے بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں متعلقہ حلقوں نے اس معاملے میں مکمل شفافیت کا مطالبہ کیا ہے۔ متعلقہ حلقوں نے واضح کیا کہ معاملہ کسی شخصیت پر ذاتی حملہ کا نہیں بلکہ ایک بڑے عوامی صحت کے ادارے کی ساکھ اور ادارہ جاتی سالمیت کے تحفظ کا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ JPMC ایک عوامی ادارہ ہے اور اس کے وسائل، اختیارات اور فیصلہ سازی کے عمل کو شفافیت، احتساب، قانونی طریقہ؟ کار اور مساوی سلوک کے اصولوں کے تابع ہونا چاہیا نہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مجاز حکام اٹھائے گئے تمام معاملات کا غیر جانب دارانہ جائزہ لیں، جہاں قانون اجازت دے وہاں متعلقہ ریکارڈ عوام کے سامنے لایا جائے، اور اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ادارہ جاتی اختیارات کا استعمال قواعد و ضوابط کے عین مطابق ہو۔ JPMC عوام کا ادارہ ہے، کسی فرد کی ذاتی ملکیت نہیں۔ مضبوط اداروں کے لیے شفافیت، احتساب اور ادارہ جاتی سالمیت ناگزیر ہے۔"

بقیہ نمبر 9 «قوم کی آواز»

پروقار تشکر تقریب منعقد کی اس موقع پر جشن آزادی پاکستان کا کیک کاٹا گیا پاکستان زندہ باد اور پاک فوج زندہ باد کے فلک شگاف نعروں نے تقریب کو چار چاند لگا دیے بعد ازاں چیئرمین محمد علی نے کونسلر نعیم منوں قریشی کمالی کمالی عدنان غوری اور دیگر مہمانوں کے ہمراہ علاقے کے علی فٹنس جم کلب کا بھی معائنہ کیا وہاں موجود کلب۔ انور شاہ علی نے کلب کے بارے میں تفصیلی آگاہی دی اس موقع پر چیئرمین محمد علی کا کہنا تھا کہ نوجوانوں کی کلب میں آنے سے برائیوں سے دور رہتے ہیں اور ان کی جسمانی نشو و نما بہتر ہوتی ہے۔

بقیہ نمبر 10 «قوم کی آواز»

پریشانی پھیل گئی۔ ذرائع کے مطابق فیس کے ذریعے حاضری کے نظام کے پہلے روز متعدد اسکولوں میں تدریسی اور غیر تدریسی عملہ حاضری لگوانے کے لیے اسکولوں کی جانب دوڑتا دکھائی دیا، جبکہ سرور مصروف ہونے اور ایپ کی کنیکٹیویٹی کے مسائل کے باعث کئی ملازمین حاضری لگانے میں ناکام رہے۔ نئے نظام کے نفاذ کے بعد سب سے زیادہ کھلبلی ان ملازمین میں دکھائی دی جو باقاعدگی سے اسکولوں سے غیر حاضر رہنے کے الزامات کا سامنا کرتے رہے ہیں۔ حاضری کا ڈیجیٹل نظام فعال ہوتے ہی مبینہ گھوسٹ اور غیر حاضر عملے میں بدحواسی پھیلنے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ اسکول عملے نے شکایات کرتے ہوئے کہا کہ فریم ایپ پر حاضری لگانے کی کوشش کے دوران سرور مصروف ہونے، کنیکٹیویٹی اور دیگر تکنیکی مسائل کا سامنا کرنا پڑا، جس کے باعث بروقت حاضری ریکارڈ نہ ہو سکی۔ ملازمین نے خدشہ ظاہر کیا کہ تکنیکی خرابی کا خمیازہ کہیں حاضر عملے کو غیر حاضر قرار دے کر نہ بھگتنا پڑے۔ دوسری جانب تعلقہ ایجوکیشن افسر طاہر چانڈیو نے فیس حاضری نظام میں شکایات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ فریم ایپ کی کنیکٹیویٹی سمیت متعدد مسائل کی شکایات موصول ہوئی ہیں، تاہم چند روز میں یہ شکایات ختم ہو جائیں گی۔ نئے حاضری نظام نے محکمہ تعلیم میں برسوں سے موجود مبینہ بے ضابطگیوں اور غیر حاضری کے مسئلے کو بھی ایک بار پھر اجاگر کر دیا ہے۔ اگرچہ بایومیٹرک نظام شفاف انداز میں چلایا گیا تو حاضری کے نام پر چلنے والی مبینہ 'کاغذی کارروائی' اور گھوسٹ ملازمین کے خلاف مؤثر نگرانی ممکن ہو سکے گی۔ اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کا کہنا ہے کہ نظام کو کامیاب بنانے کے لیے تکنیکی مسائل فوری دور کیے جائیں تاکہ حقیقی طور پر حاضر ملازمین کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے، جبکہ غیر حاضر اور فرضی ملازمین کے خلاف بھی بلا امتیاز کارروائی کی جائے۔ فیس حاضری کے پہلے ہی روز اسکولوں میں دوڑیں اور سرور کی مصروفیت نے محکمہ تعلیم کے ڈیجیٹل نظام کا امتحان لے لیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ چند روز میں کنیکٹیویٹی کا مسئلہ حل ہوتا ہے یا 'حاضری' کا نیا نظام خود ایک نیا مسئلہ بن جاتا ہے۔

بقیہ نمبر 11 «قوم کی آواز»

بجلی کی لوڈ شیڈنگ نہ کرنے اور دیگر انتظامات کا جائزہ لینے کے متعلق ضلعی امن کمیٹی کا اجلاس ڈپٹی کمشنر نواب سمیر حسین لغاری کی صدارت میں ان کے دفتر میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر مولانا صادق سعیدی اور مولانا حفیظ الرحمان فیض نے کہا کہ ربیع الاول میں جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے موقع پر اور عام دنوں میں بھی شہر میں صفائی ستھرائی کو یقینی بنایا جائے اور میلاد النبی صہ کے اجتماعات کے دوران بجلی کی لوڈ شیڈنگ نہ کی جائے۔ اجلاس میں مولانا الیاس صابر، مولانا حفیظ الرحمان فیض، حافظ مولانا صادق سعیدی، ڈاکٹر سید ثاقب کاظمی، سید حمزہ علی نقوی، واحد حسین پہلوانی، شاکر حسین شاکر، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ندیم احمد بلوچ، اسسٹنٹ کمشنر یونی اسامہ، ڈسٹرکٹ مینیجر پی پی ایچ آئی اے محمد ابراہیم کمبھر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر میر پور خاص ڈاکٹر نبیل رائے، ڈسٹرکٹ مینیجر ایس آئی ایس ایس ایچ احمد علی کالرو، ٹاؤن چیئرمین میر شیر محمد ٹالپر ولی محمد ناریجو، ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سیکنڈری اسکول علی خان ناریجو، ایس ایم او سید خادم علی شاہ امتیاز علی، حیسکو کے آفس سپرنٹنڈنٹ واحد بخش خاصخیلی اور دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی

بقیہ نمبر 12 «قوم کی آواز»

کی جانب دھکیلنا چاہتے ہیں، صوبہ بنانے کے حوالے سے پنجاب اور کے پی کی صورتحال مختلف ہے۔ صوبائی وزیر نے کہا کہ سندھ میں صوبوں کے لیے ایم کیو ایم اچھل رہی ہے، میں ایم کیو ایم کو جواب دوں گا، ایم کیو ایم کے تین چار لوگوں کی حیثیت کیا ہے، یہ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتے۔ ان کو شرم آنی چاہیے نفرتیں پیدا کر رہے ہیں۔ سعید غنی نے کہا کہ ایم کیو ایم کے ساتھ معاہدے کے مطابق کراچی کو الگ نظام دیا تھا جس پر سندھ میں دہرے بلدیاتی نظام کے خلاف احتجاج ہوا۔ پورا سندھ پی پی کے خلاف احتجاج کر رہا تھا جس پر ایم پی ایز نے لیڈر شپ کو کہا کہ یہ نظام واپس لیں، پی پی نے مجبور ہو کر دہرا نظام واپس لیا۔ انہوں نے کہا کہ صوبے کی تقسیم کی بات پر سندھ کے لوگ پیپلز پارٹی کو بیٹھنے نہیں دیں گے جبکہ دیگر جماعتیں بھی سندھ کی تقسیم کے خلاف ہیں۔ سعید غنی نے کہا کہ جماعت اسلامی کہتی ہے کہ وہ عوام کے لیے احتجاج کرتے ہیں پھر اٹھارہ مقامات پر وہ شہر کی سڑکیں بند کرتے ہیں، عوام کو تکلیف دینے سے شہباز شریف کو کیا فرق پڑے گا۔ جماعت اسلامی کا مقصد لوگوں کو تکلیف دینا ہے، حافظ نعیم پڑھے لکھے ہیں عقل سے کام لیں۔

بقیہ نمبر 13 «قوم کی آواز»

چینی کھانوں کے کامیاب ویک اینڈ کے بعد مہمانوں کو جاپان کے مستند اور روایتی کھانوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملا۔ جاپانی شیف نے خصوصی طور پر جاپانی ذائقوں، پکوانوں اور کھانا تیار کرنے کی روایتی تکنیکوں کا عملی مظاہرہ کیا۔ جاپان کے قونصل جنرل ہٹوری اور ڈپٹی قونصل جنرل تمورانے تقریب میں شرکت کی اور ربن کاٹ کر جاپانی فوڈ ویک کا افتتاح کیا۔ تقریب میں موونپک ہوٹل کراچی کے جنرل منیجر محمد خرم اعوان اور چیف ایگزیکٹو سکندر محمود سمیت معزز مہمانوں، کھانے کے شوقین افراد اور کمیونٹی کے ارکان نے شرکت کی۔ محمد خرم اعوان نے کہا کہ جاپانی قونصل خانے کے تعاون سے مہمانوں کو صرف جاپانی کھانوں سے متعارف نہیں کرایا گیا بلکہ جاپانی ثقافت اور روایات کو سمجھنے کا موقع بھی ملا۔ چار ہفتے، چار کھانوں کے مقامات پر مشتمل اس فیسٹیول کا اگلا مرحلہ انڈونیشیا اور پھر تھائی لینڈ کے کھانوں کے لیے مختص ہوگا۔

بقیہ نمبر 14 «قوم کی آواز»

ہوئے مختلف شعبوں میں چار خصوصی ٹاسک فورسز کے قیام کی منظوری دے دی ہے۔ سندھ کابینہ نے ٹاسک فورسز کے لیے 32 ماہرین کے ناموں کی منظوری دی ہے، جن میں اکیڈمیا، صنعت، مالیاتی شعبے، نجی اداروں اور بیرون ملک کام کرنے والے ماہرین کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ سندھ حکومت کے اس اقدام کا بنیادی مقصد صوبے کو درپیش بڑے معاشی، صنعتی، مالیاتی، آبی، ماحولیاتی اور ٹیکنالوجی سے متعلق چیلنجز کے حل کے لیے ماہرین کی رائے اور تحقیق پر مبنی پالیسی سازی کو فروغ دینا ہے۔ ذرائع کے مطابق صوبے کے مستقبل کی منصوبہ بندی اور طویل المدتی حکمت عملی مرتب کرنے کے لیے معیشت، صنعت و مالیات، واٹر سیکٹر، موسمیاتی تبدیلی جبکہ مصنوعی ذہانت، ورچوئل اثاثہ جات اور ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن جیسے اہم شعبوں میں ماہرین کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ معیشت، صنعت اور مالیات سے متعلق ٹاسک فورس میں اکیڈمیا، انڈسٹری اور نجی شعبے سے تعلق رکھنے والے نمایاں ماہرین کو شامل کیا گیا ہے۔ معروف صنعت کار اور سرمایہ کار عارف حبیب، آئی بی اے کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر اکبر زیدی اور ٹیکس امور کے ماہر اشفاق تولہ بھی اس ٹاسک فورس کا حصہ ہوں گے۔ ذرائع کے مطابق سندھ حکومت نے پالیسی سازی کو مقامی ماہرین تک محدود رکھنے کے بجائے بیرون ملک خدمات انجام دینے والے ماہرین کو بھی ٹاسک فورسز میں شامل کیا ہے، تاکہ عالمی تجربات اور جدید پالیسی ماڈلز سے استفادہ کیا جا سکے۔ واٹر سیکٹر ٹاسک فورس میں چھ ماہرین شامل کیے گئے ہیں، جو سندھ میں پانی کے وسائل، فراہمی، انتظام، تحفظ اور مستقبل کی آبی ضروریات سے متعلق پالیسی اور حکمت عملی کی تیاری میں حکومت کو مشاورت فراہم کریں گے۔ اسی طرح موسمیاتی تبدیلی کی ٹاسک فورس میں آٹھ ماہرین شامل ہیں۔ ٹاسک فورس صوبے کو موسمیاتی تبدیلی کے اثرات، شہری و دیہی علاقوں میں ماحولیاتی خطرات، پانی کی دستیابی، شدید بارشوں، گرمی کی لہروں اور دیگر موسمی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے سفارشات دے گی۔ سندھ حکومت نے مستقبل کی ڈیجیٹل معیشت کو بھی پالیسی سازی کا اہم حصہ بناتے ہوئے مصنوعی ذہانت، ورچوئل اثاثہ جات اور ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کے لیے خصوصی ٹاسک فورس قائم کی ہے، جس میں دنیا کی ممتاز ٹیکنالوجی کمپنیوں اور متعلقہ شعبوں سے وابستہ ماہرین کو شامل کیا گیا ہے۔ یہ ٹاسک فورس مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل گورننس، ورچوئل اثاثہ جات اور ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن سے متعلق پالیسی سازی میں سندھ حکومت کو مشاورت فراہم کرے گی، جبکہ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے سرکاری نظام کو مزید مؤثر، شفاف اور عوام دوست بنانے کے لیے سفارشات بھی مرتب کرے گی۔ سندھ حکومت کے اس نئے پالیسی فریم ورک کو صوبے میں ماہرین پر مبنی گورننس اور شواہد پر مبنی فیصلہ سازی کی جانب اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ ٹاسک فورسز مختلف شعبوں کے مسائل کا جائزہ لے کر حکومت کو قابل عمل سفارشات فراہم کریں گی، جن کی بنیاد پر مستقبل کی پالیسیاں اور ترقیاتی حکمت عملی مرتب کی جا سکیں گی۔ حکومت کا مؤقف ہے کہ صوبے کو درپیش پیچیدہ اور تیزی سے تبدیل ہوتے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے روایتی حکمرانی کے بجائے جدید تحقیق، نجی شعبے کے تجربے، اکیڈمیا کی مہارت اور عالمی ماہرین کے تجربات سے استفادہ ضروری ہے، اسی مقصد کے تحت مختلف شعبوں کے ماہرین کو پالیسی سازی کے عمل میں باقاعدہ شامل کیا گیا ہے۔

بقیہ نمبر 15 «قوم کی آواز»

گورننس اور عوام تک ریاستی خدمات کی رسائی کے حوالے سے نئے صوبوں یا انتظامی یونٹس کے قیام کی بحث ایک بار پھر شدت اختیار کر گئی ہے۔ روس کی سرکاری شماریاتی ایجنسی کے مطابق روس کی آبادی تقریباً 14 کروڑ 61 لاکھ ہے اور وہاں 89 وفاقی اکائیاں قائم ہیں۔ دوسری جانب پاکستان بیورو آف اسٹیٹسٹکس کی 2023 کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 24 کروڑ 15 لاکھ ہے، جس میں پنجاب کی آبادی تقریباً 12 کروڑ 77 لاکھ، سندھ کی 5 کروڑ 57 لاکھ، خیبر پختونخوا کی 4 کروڑ 9 لاکھ اور بلوچستان کی تقریباً ایک کروڑ 49 لاکھ ہے۔ تقابلی جائزے کے مطابق پاکستان کا سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ پنجاب اکیلا روس کی مجموعی آبادی کے قریب پہنچ چکا ہے، تاہم اس کے باوجود اتنی بڑی آبادی ایک ہی صوبائی انتظامیہ کے تحت چلائی جا رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق صرف آبادی کو بنیاد بنا کر انتظامی اکائیوں کا تعین نہیں کیا جا سکتا، تاہم آبادی، رقبے، انتظامی فاصلے اور عوامی ضروریات میں مسلسل اضافے کے باعث موجودہ نظام کا ازسرِ نو جائزہ ضروری ہو گیا ہے۔ وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی کی جانب سے موجودہ نظام حکمرانی کو مؤثر بنانے کے لیے نئے انتظامی یونٹس یا صوبوں کی ضرورت پر زور دیے جانے کے بعد بھی اس معاملے پر سیاسی اور عوامی سطح پر بحث جاری ہے۔ مختلف حلقوں کی جانب سے پاکستان کو 8، 10 یا 12 صوبوں میں تقسیم کرنے سمیت موجودہ ڈویژنوں کو صوبائی حیثیت دینے کی تجاویز بھی سامنے آتی رہی ہیں۔ تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ نئے صوبوں کا قیام محض سیاسی، لسانی یا علاقائی بنیادوں پر نہیں ہونا چاہیے بلکہ آبادی، جغرافیہ، انتظامی فاصلے، معاشی استعداد، تاریخی و ثقافتی شناخت، وسائل اور عوامی رضامندی کو بنیادی معیار بنایا جانا چاہیے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بلوچستان جیسے وسیع رقبے کے صوبے کے لیے انتظامی فاصلے اہم مسئلہ ہیں، جبکہ گنجان آباد علاقوں میں آبادی کا دباؤ انتظامی تقسیم کی ضرورت پیدا کر سکتا ہے۔ اس لیے پورے ملک کے لیے ایک ہی فارمولا نافذ کرنے کے بجائے ہر خطے کی مخصوص ضروریات کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ ماہرین نے تجویز دی ہے کہ حکومت نئے صوبوں کے معاملے پر فوری سیاسی فیصلے کے بجائے پارلیمانی سطح پر قومی کمیشن قائم کرے، جس میں آئینی ماہرین، معاشی ماہرین، جغرافیہ دان، مردم شماری کے ماہرین، بلدیاتی نظام کے ماہرین اور تمام بڑی سیاسی جماعتوں کے نمائندے شامل ہوں۔ اس کمیشن کے ذریعے 8، 10 اور 12 صوبوں سمیت مختلف انتظامی ماڈلز کا جائزہ لے کر ان کے مالی، انتظامی اور آئینی اثرات کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ ڈویژنوں کو صوبوں میں تبدیل کرنے کی تجاویز کا بھی باقاعدہ مطالعہ ضروری قرار دیا جا رہا ہا ہے۔ ماہرین کے مطابق نئے صوبوں کے قیام کا مقصد نئی وزارتیں، اسمبلیاں، گورنر ہاؤسز اور سرکاری اخراجات میں اضافہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ ریاستی انتظام کو عوام کے قریب لانا ہونا چاہیے۔ نئے انتظامی یونٹس کے ساتھ بااختیار بلدیاتی نظام بھی ضروری ہے تاکہ پانی، صفائی، بنیادی صحت، پرائمری تعلیم، مقامی سڑکوں اور دیگر شہری سہولتوں کے فیصلے نچلی سطح پر کیے جا سکیں۔ نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے وسائل کی تقسیم بھی ایک اہم معاملہ ہوگا۔ پانی، گیس، معدنیات، صوبائی محصولات، سرکاری ملازمین، اثاثوں اور قرضوں کی تقسیم کے ساتھ ساتھ قومی مالیاتی نظام میں نئے انتظامی یونٹس کے حصے کا تعین بھی پہلے سے کرنا ہوگا۔ تجزیہ کاروں نے کہا کہ نئے مالیاتی فارمولے میں صرف آبادی کے بجائے غربت، پسماندگی، رقبہ، محصولات، بنیادی سہولتوں کی کمی اور سرحدی ضروریات جیسے عوامل کو بھی شامل کیا جانا چاہیے تاکہ پسماندہ علاقوں کو مناسب وسائل فراہم کیے جا سکیں۔ گلگت بلتستان اور آزاد جموں و کشمیر کی مخصوص آئینی و انتظامی حیثیت کو بھی اس بحث میں مدنظر رکھنے کی ضرورت پر زور دیا جا رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق ان علاقوں کو عام صوبائی تقسیم کا حصہ بنانے کے بجائے ان کی موجودہ حیثیت، جغرافیائی اہمیت اور مخصوص ضروریات کے مطابق انتظامی و مالی نظام مزید مؤثر بنایا جانا چاہیے۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ نئے صوبوں کی بحث کو لسانی یا نسلی بنیاد پر سیاسی تنازع بنانے سے گریز کرنا ہوگا۔ ان کے مطابق اصل مقصد صوبوں کی تعداد بڑھانا نہیں بلکہ حکومت کو زیادہ مؤثر، شفاف اور عوام کے قریب لانا ہونا چاہیے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق پاکستان کو روس کی طرز پر 89 وفاقی اکائیوں کی ضرورت نہیں، تاہم 24 کروڑ سے زائد آبادی رکھنے والے ملک کے لیے یہ سوال اہم ہے کہ موجودہ چار بڑے صوبے مستقبل کی بڑھتی ہوئی آبادی اور پیچیدہ انتظامی ضروریات کو مؤثر انداز میں سنبھالنے کے لیے کافی ہیں یا نہیں۔ ان کے مطابق نئے صوبوں کی کامیابی کا پیمانہ ان کی تعداد نہیں بلکہ یہ ہونا چاہیے کہ عام شہری کو صحت، روزگار، پولیس، انصاف، صاف پانی اور دیگر بنیادی سرکاری سہولتیں پہلے کے مقابلے میں زیادہ تیزی، شفافیت اور آسانی سے دستیاب ہوتی ہیں یا نہیں۔ اگر انتظامی اصلاحات عوامی سہولت، وسائل کی منصفانہ تقسیم، بااختیار بلدیاتی نظام اور بہتر گورننس کا ذریعہ بنیں تو نئے صوبے وفاق کو کمزور کرنے کے بجائے ریاستی نظام کو مزید مؤثر اور مضبوط بنانے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

بقیہ نمبر 16 «قوم کی آواز»

جولائی گزشتہ مالی سال کے اسی ماہ کے مقابلے میں 2 ارب روپے زیادہ ہے۔ ایف بی آر حکام کے مطابق جولائی 2025 میں تنخواہ دار طبقے سے 42 ارب روپے انکم ٹیکس وصول کیا گیا تھا، جبکہ جولائی 2024 میں یہ رقم تقریباً 30 ارب روپے رہی تھی۔ اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ دو برس کے دوران تنخواہ دار طبقے سے انکم ٹیکس وصولی میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ ذرائع کے مطابق رواں مالی سال کے وفاقی بجٹ میں بعض بلند آمدنی والی تنخواہ دار طبقے کی سلیبز پر انکم ٹیکس کی شرح میں کمی کے باوجود جولائی میں ٹیکس وصولی میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ حکومت نے سالانہ 22 سے 32 لاکھ روپے آمدنی والی سلیب پر انکم ٹیکس کی شرح 23 فیصد سے کم کر کے 20 فیصد کر دی تھی، جبکہ 32 سے 41 لاکھ روپے سالانہ آمدنی والی سلیب پر شرح 30 فیصد سے کم کر کے 25 فیصد مقرر کی گئی۔ اسی طرح سالانہ 41 سے 56 لاکھ روپے آمدنی پر ٹیکس کی شرح 35 فیصد سے کم کر کے 29 فیصد جبکہ 56 سے 70 لاکھ روپے سالانہ آمدنی والی سلیب پر شرح 35 فیصد سے کم کر کے 32 فیصد کر دی گئی۔ دوسری جانب ایف بی آر کے مطابق جولائی 2026 میں جائیداد کی خرید و فروخت کے لین دین میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ گزشتہ ماہ جائیداد کے تقریباً 90 ہزار لین دین ریکارڈ کیے گئے، جبکہ جولائی 2025 میں یہ تعداد 60 ہزار کے قریب تھی۔ اعداد و شمار کے مطابق ایک سال کے دوران جائیداد کی خرید و فروخت کے لین دین میں تقریباً 50 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ جائیداد کے لین دین پر ایڈوانس انکم ٹیکس کی مد میں 15.5 ارب روپے وصول کیے گئے۔ ایف بی آر حکام کے مطابق ٹیکس وصولی میں اضافے اور جائیداد کے لین دین میں بڑھتی سرگرمیوں سے رواں مالی سال کے دوران محصولات میں بہتری کی توقع ہے۔

بقیہ نمبر 17 «قوم کی آواز»

766 ارب روپے جبکہ بیرونی قرضے میں 2 ہزار 66 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ اس طرح 28 ماہ کے دوران حکومتی قرضوں میں اوسطاً روزانہ 22 ارب 40 کروڑ روپے سے زائد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ دستاویزات کے مطابق نگران حکومت کے آخری مہینے فروری 2024 تک وفاقی حکومت کے مجموعی قرضے 64 ہزار 810 ارب روپے تھے، تاہم گزشتہ 28 ماہ کے دوران قرضوں میں ہونے والے اضافے کے بعد جون 2026 تک یہ رقم بڑھ کر 83 ہزار 642 ارب روپے ہو گئی۔ اعداد و شمار کے مطابق فروری 2024 میں مرکزی حکومت کا مقامی قرضہ 42 ہزار 675 ارب روپے تھا، جو جون 2026 تک بڑھ کر 59 ہزار 441 ارب روپے ہو گیا۔ اس طرح مذکورہ عرصے کے دوران مقامی قرضے میں 16 ہزار 766 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ اسی طرح فروری 2024 میں وفاقی حکومت کا بیرونی قرضہ 22 ہزار 134 ارب روپے تھا، جو جون 2026 تک بڑھ کر 24 ہزار 201 ارب روپے ہو گیا۔ اس عرصے میں بیرونی قرضے میں 2 ہزار 66 ارب روپے کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ دستاویزات کے مطابق مقامی اور بیرونی قرضوں میں اضافے کے باعث وفاقی حکومت کے مجموعی قرضے میں 28 ماہ کے دوران تقریباً 29 فیصد اضافہ ہوا۔ قرضوں میں مسلسل اضافے کے باعث ملکی مالیات پر قرضوں کی ادائیگی اور اس سے متعلق اخراجات کا دباؤ بھی برقرار ہے۔ معاشی ماہرین کے مطابق حکومتی قرضوں میں مسلسل اضافے کے رجحان کو قابو کرنے کے لیے مالیاتی نظم و ضبط، آمدن میں اضافے، غیر ضروری اخراجات میں کمی اور قرضوں کے مؤثر انتظام کی ضرورت ہے تاکہ ملکی معیشت پر قرضوں کا بوجھ مزید نہ بڑھے۔

بقیہ نمبر 18 «قوم کی آواز»

چوک مال روڈ پر احتجاجی دھرنے سے خطاب کرتے ہوئے حافظ نعیم الرحمٰن نے کہا کہ حکمرانوں نے عوام کو مہنگائی، ٹیکسوں اور پٹرولیم لیوی کے بوجھ تلے دبا دیا ہے۔ حکومت صرف پٹرول کی قیمتیں ہی نہیں بڑھاتی بلکہ مختلف ٹیکسوں کے ذریعے بھی عوام پر اضافی بوجھ ڈالتی ہے۔ جماعت اسلامی نے کراچی، لاہور اور پشاور میں احتجاجی دھرنوں کا آغاز کر دیا ہے اور یہ تحریک اس وقت تک جاری رہے گی جب تک حکومت عوامی مطالبات تسلیم نہیں کرتی۔ جماعت اسلامی کسی سرکاری بریفنگ یا کمیٹی میں شرکت نہیں کرے گی اور مذاکرات صرف پٹرولیم لیوی کے خاتمے کے نکتے پر ہوں گے۔ ہوں نے پٹرولیم لیوی کو 'بھتہ ٹیکس' قرار دیتے ہوئے کہ ردیتے ہوئے کہا کہ عوام سے زبردستی وصول کیا جانے والا یہ بوجھ فوری طور پر ختم کیا جائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پٹرول کی قیمت 225 روپے فی لیٹر کی جائے جبکہ آٹا، بجلی اور گیس سستی کر کے روٹی 10 روپے میں فراہم کی جائے۔ کراچی میں گورنر ہاؤس کی جانب مارچ اور لاہور میں وزیر اعلیٰ ہاؤس کے باہر دھرنا جاری رہا جبکہ پشاور میں گورنر ہاؤس کے سامنے جماعت اسلامی نے ابتدائی طور پر 15 روزہ دھرنے کا شیڈول جاری کر دیا۔ پشاور میں دھرنے سے خطاب کرتے ہوئے جماعت اسلامی کے رہنماؤں نے کہا کہ حکومت نے پٹرولیم مصنوعات پر بھاری لیوی عائد کر کے عوام کی مشکلات میں اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے دیگر سیاسی جماعتوں، تاجروں، وکلا، کسانوں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کو بھی احتجاجی تحریک میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ دریں اثناء ▯ سندھ حکومت اور پولیس کی جانب سے رکاوٹیں کھڑی کرنے اور شیلنگ کے باوجود ہزاروں افراد گورنر ہاؤس تک پہنچ گئے، پولیس نے دھرنے کے شرکا کو روکنے اور منتشر کرنے کے لیے شیلنگ کی لیکن کارکنان منتشر ہونے کے بجائے عزم و حوصلے کے ساتھ کھڑے رہے، اس دوران امیر جماعت اسلامی کراچی منعم ظفر خان بھی کارکنوں کے ہمراہ موجود رہے اور کارکنوں کو پرامن رہنے اور ڈٹے رہنے کی ہدایت کی۔ دریں اثناء ▯ جماعت اسلامی کے احتجاج کے دوران سیکورٹی خدشہ کے باعث قومی شاہراہیں بند ہونے سے ٹریفک کا نظام درہم برہم رہا۔

بقیہ نمبر 19 «قوم کی آواز»

دباؤ اور مسلسل مصروفیات کے باعث شہریوں میں ذہنی تناؤ اور بے چینی بڑھ رہی ہے، ایسے حالات میں فطرت، سبزے اور صاف ستھرے ماحول سے تعلق ذہنی سکون اور مثبت احساسات کے حصول میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسان جب اپنے اردگرد سبزہ دیکھتا، پودے لگاتا اور ان کی دیکھ بھال میں وقت گزارتا ہے تو کچھ دیر کے لیے روزمرہ کی پریشانیوں اور ذہنی دباؤ سے دور ہو جاتا ہے۔ شجرکاری اور پودوں کی نگہداشت جیسی سرگرمیاں نہ صرف ماحول کو خوبصورت بناتی ہیں بلکہ انسان کو مثبت اور تعمیری مصروفیت بھی فراہم کرتی ہیں۔ طارق علی نظامانی نے کہا کہ صاف ماحول، سرسبز مقامات اور فطرت سے قربت کو صرف خوبصورتی یا ماحولیاتی بہتری کا معاملہ نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ یہ بہتر طرز زندگی اور ذہنی سکون سے بھی جڑا ہوا ہے۔ شہری علاقوں میں درختوں اور پودوں کی موجودگی انسان کو تازگی کا احساس دیتی ہے جبکہ صفائی ستھرائی کا بہتر انتظام بھی مجموعی ماحول پر مثبت اثر ڈالتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی جیسے بڑے اور گنجان آباد شہر میں اگر شہری اپنے گھر، گلی، محلے یا دفتر کے اطراف دستیاب تھوڑی سی جگہ کو سرسبز بنانے کی کوشش کریں تو اس کے مثبت اثرات پورے معاشرے پر مرتب ہو سکتے ہیں۔ شہری اپنے گھروں میں پودے لگانے کے ساتھ ساتھ محلے کی صفائی اور کچرے کو مناسب طریقے سے ٹھکانے لگانے میں بھی اپنا کردار ادا کریں۔ ماہر ماحولیات نے کہا کہ پودوں کی دیکھ بھال، صفائی کا خیال رکھنا اور فطرت کے قریب وقت گزارنا بظاہر معمولی سرگرمیاں ہیں، تاہم یہ انسان کو روزمرہ کی مصروفیات سے وقفہ فراہم کر کے ذہنی تازگی اور سکون کا احساس دلا سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شہر کو صاف اور سرسبز رکھنے کی ذمہ داری صرف سرکاری اداروں کی نہیں بلکہ ہر شہری کو بھی اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اگر ہم روزانہ کچھ وقت اپنے اردگرد کے ماحول کو بہتر بنانے کے لیے صرف کریں تو اس کا فائدہ نہ صرف شہر بلکہ ہماری اپنی زندگی اور ذہنی کیفیت کو بھی پہنچ سکتا ہے۔ طارق علی نظامانی نے واضح کیا کہ شدید ذہنی دباؤ، بے چینی یا ڈپریشن کی صورت میں ماہرِ طبی یا نفسیاتی مدد حاصل کرنا ضروری ہے، تاہم فطرت کے قریب وقت گزارنا، جسمانی سرگرمی اور مثبت مصروفیات مجموعی ذہنی صحت کے لیے معاون عادات ثابت ہو سکتی ہیں۔

بقیہ نمبر 20 «قوم کی آواز»

آسکتی ہے اور رانا ثناء اللہ کو اس کا پتہ بھی نہیں چلے گا، جو لوگ یہ کام کروانے والے ہیں وہ نئے صوبوں کا معاملہ بھی آگے بڑھا سکتے ہیں۔ خصوصی گفتگو کرتے ہوئے مصطفیٰ کمال نے کہا کہ وزیر اعظم کے مشیر رانا ثناء اللہ کو چاہیے کہ وہ بتائیں کہ کیا 26 ویں اور 27 ویں آئینی ترامیم پر کابینہ میں تفصیلی بحث کے بعد سامنے آئی تھیں؟ ان کے مطابق ان ترامیم کا علم بھی کابینہ کے ارکان کو اس وقت ہوا جب ان پر ووٹ دینے کا مرحلہ آ چکا تھا۔ مصطفیٰ کمال نے کہا کہ نئے صوبوں کے قیام کا معاملہ محض بیانات تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ اس حوالے سے عملی پیش رفت بھی ہو سکتی ہے۔ انہوں نے پیپلز پارٹی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر پارٹی کو نئے صوبوں کے معاملے پر اعتراض ہے تو اسے وہاں جا کر ناراضی کا اظہار کرنا چاہیے جہاں سے یہ معاملہ شروع ہوا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "جو کروانے والے ہیں، وہ یہ کام بھی کروا لیں گے۔" مصطفیٰ کمال کے تازہ بیان کے بعد نئے صوبوں کے قیام کا معاملہ ایک مرتبہ پھر سیاسی حلقوں میں بحث کا موضوع بن گیا ہے۔

بقیہ نمبر 21 «قوم کی آواز»

پر چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری کو مبارکباد پیش کی ہے۔ وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے کہا کہ اسفند یار کھرل کی کامیابی پارٹی کے کارکنوں، عہدیداروں اور عوام کی کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضمنی انتخاب کے نتائج نے ایک مرتبہ پھر ثابت کر دیا ہے کہ سندھ کے عوام اپنے مسائل کا حل صرف پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت میں نظر آتا ہے۔ سید مراد علی شاہ نے پیپلز پارٹی کے کامیاب امیدوار اسفند یار کھرل اور ان کے اہل خانہ کو بھی کامیابی پر مبارکباد پیش کی اور کہا کہ عوام نے پیپلز پارٹی کی قیادت اور پالیسیوں پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے پارٹی کارکنوں اور عہدیداروں کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ کارکنوں کی محنت اور عوام سے مضبوط رابطہ پیپلز پارٹی کی کامیابی کی بنیادی وجہ ہے۔

بقیہ نمبر 22 «قوم کی آواز»

کے آغاز کا باقاعدہ اعلان کیا ہے، خالد مقبول صدیقی نے کہا کہ ایم کیو ایم نے مسلسل پاکستان کو درپیش بحرانوں سے نکالنے کیلئے عملی اقدامات کیے اور مڈل کلاس نوجوانوں کو ایوانوں میں پہنچایا جو کہ اس ملک کے حکمران طبقے کی نظر میں ایک جرم بنا دیا گیا، 1947 میں پاکستان کی آبادی محض ڈھائی سے تین کروڑ تھی جو آج 25 کروڑ سے زائد ہو چکی ہے مگر آبادی کی شرح کے مطابق نئے صوبے قائم نہیں کیے گئے جبکہ چالیس برس سے بند کمروں میں یہ اعتراف کیا جاتا رہا کہ چاروں صوبے لسانی بنیادوں پر بنے تھے، انہوں نے اعلان کیا کہ ایم کیو ایم تمام سیاسی جماعتوں سے رابطہ کر کے ایک بڑے قومی ڈائیلاگ کا آغاز کرنے جا رہی ہے اور آرٹیکل 140 اے پر اس کی اصل روح کے مطابق عملدرآمد کیلئے ایک بار پھر سپریم کورٹ آف پاکستان سے رجوع کرے گی کیونکہ پیپلز پارٹی پنجاب میں تو آرٹیکل 140 کی قرار دادیں پیش کرتی ہے مگر سندھ میں بلدیاتی اختیارات پر قابض ہے جو اس کا کھلا دوہرا معیار ہے، سینئر مرکزی رہنما سید مصطفیٰ کمال نے کہا کہ نئے انتظامی یونٹس کا قیام کسی قومیت یا سندھی بھائیوں کے خلاف نہیں بلکہ سندھ کے عام عوام کو بااختیار بنانے کیلئے ہے، وفاق کی جانب سے صوبوں کو 8 ہزار 884 ارب اور سندھ پر 22 ہزار ارب روپے خرچ کرنے کے باوجود کراچی کو دنیا کا بدترین شہر بنا دیا گیا ہے جبکہ اندرون سندھ صورتحال اور بھی ابتر ہے جہاں آج بھی خواتین کئی کلومیٹر دور سے پینے کا پانی لانے پر مجبور ہیں، ڈاکٹر فاروق ستار نے کہا کہ جدید دور میں نئے انتظامی یونٹس کے بغیر ملک کا معاشی و سیاسی استحکام ناممکن ہے، کراچی ملک کی معاشی شہ رگ ہے جو سندھ کو 90 فیصد ریونیو اور پاکستان کو 55 فیصد ایکسپورٹ دیتا ہے، سندھ اور مظلوم سندھیوں کا دشمن ظالم وڈیرہ اور موروثی سیاست دان ہیں اور نئے انتظامی یونٹس بننے سے لاڑکانہ، سکھر اور کراچی کا انتظام ان کے اپنے مقامی نمائندے سنبھالیں گے جس سے وسائل اور اختیارات کی عوام تک منصفانہ منتقلی ممکن ہو سکے گی۔

بقیہ نمبر 23 «قوم کی آواز»

ہوا، جس کے نتیجے میں آج 55 پروازیں تاخیر کا شکار ہوئیں، جبکہ بعض پروازوں کی روانگی اور آمد میں کئی گھنٹوں کی تاخیر ریکارڈ کی گئی۔ فلائٹ شیڈول کے مطابق اسلام آباد میں طوفان باد و باراں کے باعث 16 پروازیں متاثر ہوئیں، جن میں بعض پروازوں کو 7 گھنٹے تک تاخیر کا سامنا کرنا پڑا۔ خراب موسم کے باعث فضائی آپریشن میں مشکلات پیش آئیں اور مسافروں کو طویل انتظار کرنا پڑا۔ کراچی اور اسلام آباد کے درمیان چلنے والی 6 پروازیں بھی بارش کے باعث متاثر ہوئیں، جن کی آمد و روانگی میں تقریباً ڈیڑھ سے 7 گھنٹے تک تاخیر ہوئی۔ لاہور ایئرپورٹ پر بھی پروازوں کا شیڈول بری طرح متاثر رہا، جہاں 14 پروازیں ایک سے 11 گھنٹے تک تاخیر کا شکار ہوئیں۔ دبئی سے لاہور آنے والی پرواز پی کے 41 کی آمد میں 11 گھنٹے کی تاخیر ہوئی، جبکہ لاہور سے جدہ جانے والی دو پروازوں کو 10 گھنٹے تک تاخیر کا سامنا کرنا پڑا۔ لاہور سے شارجہ جانے والی پرواز بھی 11 گھنٹے تاخیر کا شکار ہوئی۔ اسی طرح کوالالمپور سے لاہور آنے والی پرواز میں تقریباً ساڑھے 5 گھنٹے کی تاخیر رپورٹ ہوئی۔ کراچی ایئرپورٹ پر بھی 9 پروازیں متاثر ہوئیں، جن کی آمد و روانگی میں ایک سے تین گھنٹے تک تاخیر ہوئی۔ پروازوں میں تاخیر کے باعث ایئرپورٹس پر مسافروں کو انتظار کی زحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ فلائٹ شیڈول کے مطابق ملتان سے شارجہ، دبئی اور مدینہ منورہ جانے والی 6 پروازیں بھی ایک سے 10 گھنٹے تک تاخیر کا شکار ہوئیں، جبکہ سیالکوٹ سے شارجہ، دبئی اور ابوظہبی جانے والی 5 پروازوں میں ڈھائی گھنٹے تک تاخیر ریکارڈ کی گئی۔ موسمی حالات کے باعث مختلف ایئرپورٹس پر پروازوں کی آمد و روانگی متاثر ہونے سے مسافروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایئر لائنز کی جانب سے مسافروں کو پروازوں کے تازہ ترین اوقات سے متعلق معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔

بقیہ نمبر 24 «قوم کی آواز»

جاری ہیں۔ کراچی پولیس کے مطابق گزشتہ ایک ہفتے کے دوران ایسٹ، ویسٹ اور ساؤتھ زونز میں مختلف کارروائیوں کے دوران مجموعی طور پر 944 سے زائد ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔ ترجمان کراچی پولیس کے مطابق انسداد جرائم کی مہم کے دوران ضلعی پولیس اور ڈاکوؤں کے درمیان شہر کے مختلف علاقوں میں 26 پولیس مقابلے ہوئے، جن میں فائرنگ کے تبادلے کے نتیجے میں 5 ملزمان ہلاک اور 30 زخمی ہو گئے، جبکہ زخمی ملزمان سمیت مجموعی طور پر 42 ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزمان کے قبضے سے مختلف اقسام کا 38 غیر قانونی اسلحہ اور 19 موٹر سائیکلیں برآمد کی گئیں، جبکہ شہریوں سے لوٹ مار اور دیگر جرائم میں استعمال ہونے والا 178 سے زائد غیر قانونی اسلحہ بمعہ ایمونیشن بھی پولیس نے تحویل میں لیا۔ ترجمان کے مطابق کراچی پولیس کی جانب سے منشیات فروشوں کے خلاف جاری مہم کے دوران بھی مختلف علاقوں میں کارروائیاں کی گئیں، جن کے نتیجے میں لاکھوں روپے مالیت کی 7 کلو 286 گرام چرس، 2 کلو 665 گرام آئس/کرسٹل اور ہیروئن برآمد کی گئی۔ پولیس نے مختلف علاقوں میں کارروائیوں کے دوران شہریوں سے چھینی اور چوری کی گئی 16 موٹر سائیکلیں اور 4 گاڑیاں بھی برآمد کیں۔ کراچی پولیس ترجمان نے کہا کہ شہر میں جرائم کے خاتمے، امن و امان کی بحالی اور شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے لیے کارروائیاں مزید مؤثر انداز میں جاری رکھی جائیں گی۔

بقیہ نمبر 25 «قوم کی آواز»

عدالت نے مرحوم پولیس افسر شاہد حیات کی مقدمے میں حیثیت اور ان کے بھائی کی جانب سے اپیل کی پیروی سے متعلق اہم قانونی سوالات اٹھاتے ہوئے سماعت 6 اکتوبر تک ملتوی کر دی۔ سماعت کے دوران عدالت نے استفسار کیا کہ مرحوم پولیس افسر شاہد حیات کی مقدمے میں کیا پوزیشن تھی؟ اگر وہ ایک مقدمے میں بری ہو چکے ہیں تو ان کی اپیل کیوں موجود ہے اور ان کے بھائی کی درخواست کس بنیاد پر زیر سماعت ہے؟ وکیل نے عدالت کو بتایا کہ مرتضیٰ بھٹو اور دیگر کی ہلاکت کے سلسلے میں 2 مقدمات درج ہوئے تھے۔ ایک مقدمے میں شاہد حیات بری ہو چکے ہیں جبکہ دوسرے مقدمے میں ان کی اپیل زیر سماعت ہے۔ عدالت نے مزید استفسار کیا کہ کیا مدعی کے انتقال کے بعد اس کا بھائی مقدمے کی اپیل دائر کر کے پیروی کر سکتا ہے؟ اس موقع پر وکیل عامر منسوب نے مؤقف اختیار کیا کہ اسی نوعیت کا قانونی سوال نقیب اللہ قتل کیس میں بھی سامنے آیا ہے، اس لیے دونوں مقدمات کو ایک ساتھ مقرر کر دیا جائے۔ وکیل نے مزید کہا کہ مقدمے کی پیروی کا حق اولاد یا بیوہ کے بجائے بھائی کو حاصل ہونے کا جواز بھی واضح ہونا چاہیے۔ واضح رہے کہ مرتضیٰ بھٹو کو 20 ستمبر 1996 کو کراچی میں 70 کلفٹن کے قریب مبینہ پولیس مقابلے میں قتل کر دیا گیا تھا۔ واقعے کے بعد دو مقدمات درج ہوئے تھے، ایک مقدمہ سرکار کی مدعیت میں جبکہ دوسرا مرتضیٰ بھٹو کے اہلخانہ کی مدعیت میں درج کیا گیا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے دونوں مقدمات میں نامزد تمام ملزمان کو بری کر دیا تھا، جس کے خلاف اپیلیں سندھ ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہیں۔ عدالت نے درخواستوں پر مزید سماعت 6 اکتوبر تک ملتوی کر دی۔

بقیہ نمبر 26 «قوم کی آواز»

اسلام آباد چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (ICCI) کے قائم مقام صدر عرفان چوہدری کی قیادت میں تاجروں اور صنعتکاروں کے ایک بڑے وفد سے خطاب کر رہے تھے، جس نے عاطف اکرام شیخ کو تمغہ امتیاز کیلئے نامزدگی پر مبارکباد دینے کیلئے ان سے ملاقات کی۔ وفد میں اسلام آباد انڈسٹریل ایسوسی ایشن اور بزنس کمیونٹی کے ممتاز رہنما بھی شامل تھے۔ عاطف اکرام شیخ نے وفد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اتنی بڑی تعداد میں کاروباری رہنماؤں کی شرکت ان کے ساتھ محبت، خلوص، اعتماد اور یکجہتی کا اظہار ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس قومی اعزاز کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں اور اس کے بعد پاکستان کے کاروباری اور معاشی مفادات کیلئے پہلے سے زیادہ جذبے اور عزم کے ساتھ کام کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ تمغہ امتیاز کیلئے نامزدگی ان کے ساتھیوں، چیمبرز، ٹریڈ، انڈسٹریل ایسوسی ایشنز اور ملک بھر کی بزنس کمیونٹی کے تعاون اور اعتماد کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اعزاز ان تمام لوگوں کا ہے جو اس سفر میں ان کے ساتھ کھڑے رہے، ان کی حوصلہ افزائی کی اور انہیں آگے بڑھنے کا موقع دیا۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ کاروباری برادری کے مسائل کو مؤثر انداز میں اجاگر کرنے، سرمایہ کاری کے فروغ، برآمدات میں اضافے اور صنعت و تجارت کیلئے سازگار ماحول پیدا کرنے کی کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔ قائم مقام صدر آئی سی سی آئی عرفان چوہدری نے عاطف اکرام شیخ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ان کا تمغہ امتیاز کیلئے نامزدگی پوری بزنس کمیونٹی خصوصاً اسلام آباد کے تاجروں اور صنعتکاروں کیلئے باعث فخر ہے۔ انہوں نے کہا کہ عاطف اکرام شیخ نے کاروباری برادری کے مسائل کو مؤثر انداز میں اجاگر کرنے اور ملکی معیشت کیلئے آواز بلند کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، جبکہ قومی سطح پر ان کی خدمات کا اعتراف ان کی قیادت اور مسلسل جدوجہد کا ثبوت ہے۔ چیئرمین آئی سی سی آئی فاؤنڈر گروپ شیخ طارق صادق نے کہا کہ عاطف اکرام شیخ نے پاکستان کی بزنس کمیونٹی اور ملکی معیشت کیلئے قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک کاروباری رہنما کو قومی اعزاز کیلئے نامزد کیا جانا اسلام آباد کیلئے باعث فخر لمحہ ہے اور اس سے ملک کی معاشی ترقی میں نجی شعبے کے کردار کی اہمیت مزید اجاگر ہوتی ہے۔ سیکرٹری جنرل یونائیٹڈ بزنس گروپ ظفر بختاوری نے کہا کہ عاطف اکرام شیخ نے قومی و بین الاقوامی فورمز پر پاکستان کی بزنس کمیونٹی کی آواز مؤثر انداز میں بلند کی اور ان کی نامزدگی کے ذریعے ان کی مسلسل خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے۔ صدر اسلام آباد انڈسٹریل ایسوسی ایشن اویس خٹک نے کہا کہ عاطف اکرام شیخ کو تمغہ امتیاز کیلئے نامزدگی صرف ان کی ذاتی کامیابی نہیں بلکہ اسلام آباد کی پوری بزنس کمیونٹی کیلئے اعزاز ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ عاطف اکرام شیخ اسی جذبے کے ساتھ صنعت، تجارت، سرمایہ کاری اور برآمدات کے فروغ اور پاکستان کے نجی شعبے کو مزید مضبوط بنانے کیلئے اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ وفد میں زبیر احمد ملک، عبدالرؤف عالم، خالد اقبال ملک، چوہدری وحید الدین، خالد جاوید، میاں شوکت مسعود، شیخ عامر وحید، محترمہ شائمہ صدیقی، ذکی ریاضیاء ▯، شہبان خالد، ناصر داؤد، شکیل منیر، باطف فرید، چوہدری مختار، مرزا محمد علی، ثناء ▯ اللہ خان، محترمہ فاطمہ عظیم، کرم عزیز ملک، طارق جدون، ملک محسن خالد، روحیل انور بٹ، وسیم چوہدری، ذوالقرنین عباسی سمیت دیگر ممتاز کاروباری رہنما موجود تھے۔ وفد کے اراکین نے عاطف اکرام شیخ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور اس قومی اعزاز کو پاکستان کی پوری بزنس کمیونٹی کی کامیابی قرار دیا۔

بقیہ نمبر 27 «قوم کی آواز»

بریفنگ دی گئی۔ گورنر سندھ نے اسکول میں طلبہ کو فراہم کی جانے والی سہولیات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ گورنر سندھ نے اسکول کے اس تاریخی ہال کا بھی دورہ کیا جہاں پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کے اجلاس منعقد ہوتے تھے۔ انہوں نے تاریخی ورثے کے تحفظ اور نئی نسل کو اس سے آگاہ کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ اس موقع پر طلبہ و طالبات اور اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے گورنر سندھ سید محمد نہال ہاشمی نے کہا کہ ہمارے آباؤ اجداد نے بہتر مستقبل کی تلاش میں پاکستان کی طرف ہجرت کی تھی، آج کے نوجوانوں کو ترقی اور روشن مستقبل کے لیے اے آئی اور آئی ٹی کی طرف ہجرت کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم یوتھ پروگرام کے تحت نوجوانوں کے لیے روزگار، قرضوں، لیپ ٹاپ اور دیگر سہولیات کے مواقع موجود ہیں، نوجوان ان سہولیات سے استفادہ کرنے کے لیے وزیر اعظم کے ڈیجیٹل یوتھ حب سے رجوع کریں۔ گورنر سندھ نے کہا کہ تعلیم کے حصول کے لیے بیرون ملک جانا اچھی بات ہے، تاہم تعلیم مکمل کرنے کے بعد وطن واپس آ کر ملک و قوم کی خدمت کرنا نوجوانوں کی ذمہ داری ہے۔ اس موقع پر طلبہ و طالبات نے وزیر اعظم یوتھ پروگرام، نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع، قرضوں، لیپ ٹاپ اور دیگر سہولیات سمیت مختلف موضوعات پر سوالات کیے، جن کے گورنر سندھ نے تفصیلی جوابات دیے۔ چائلڈ لیبر کے خاتمے سے متعلق سوال پر گورنر سندھ نے کہا کہ چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے مؤثر اور عملی اقدامات وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی جانب سے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے کیے گئے اقدامات کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسے مؤثر اقدامات کو پورے ملک میں رائج کیا جانا چاہیے۔ گورنر سندھ نے کہا کہ پاکستان کا مستقبل تعلیم یافتہ، باصلاحیت اور جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ نوجوانوں سے وابستہ ہے، ہمیں نوجوان نسل کو جدید علوم، بالخصوص اے آئی اور آئی ٹی کے شعبوں میں آگے بڑھنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرنا ہوں گے۔

بقیہ نمبر 28 «قوم کی آواز»

اور اے سی جی وقاص عباسی، ڈپٹی کمشنر ساؤتھ جاوید نبی کھوسو، ڈپٹی کمشنر کیماڑی عبدالستار بکھو، AC اقرا بخت، ڈائریکٹر اسپورٹس غلام محمد خان، SOA کے خازن اصغر بلوچ آرگنائزر عبدالرزاق اور بینکروں افراد جس میں ڈی آئی جی اوعبدالغنی بھٹو، علی گوہر، سامی نسیم، محمد اخلاق، عمران کانیا بھی موجود تھے کمشنر کراچی اور کراچی پولیس چیف نے ریس کے انعقاد پر منتظمین کو مبارکباد دی اور اعلان کیا کہ یہ ریس ہر سال باقاعدگی کے ساتھ منعقد ہوتی رہے گی انہوں نے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا ریس میں بھرپور مدد کرنے پر اظہار تشکر کیا اس موقع پر غلام محمد خان نے انعامات تقسیم کئے اور پاکستان زندہ باد اور افواج پاکستان زندہ باد کے فلک شگاف نعرے شائقین نے لگوائے جبکہ یو بی ایل کے آفیسر ذوالفقار عباس خان نے پاکستان کی سلامتی اور یکجہتی کے لیے دعا کرائی گورنمنٹ کالج ناظم آباد کے ملازم دلاور عباس خان نے قومی ترانہ پڑھ کر تقریب کا اختتام کیا اس موقع پر سندھ اور کراچی باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے صدر غلام عباس جمال چوہدری کی جانب سے خیر مقدمی بینر لگوائے گئے۔

بقیہ نمبر 29 «قوم کی آواز»

میں مدد کی۔ سعودی عرب، ترکیہ اور پاکستان کا نیا دفاعی اتحاد، ٹرمپ نے مکہ معاہدے کو 'بڑا اور اہم قدم' قرار دے دیا۔ پاکستان، سعودی عرب اور ترکیے کا دفاعی معاہدہ، اسرائیل نے خطرناک پیشرفت قرار دے دیا۔ وزیر اعظم شہباز شریف نے کہا کہ پائیدار امن ہمارے عوام کے روشن اور خوشحال مستقبل کے لیے سب سے اہم شرط ہے۔ واضح رہے کہ سعودی عرب، ترکیہ اور پاکستان کے درمیان ہونے والے مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے نے خطے میں ایک نئے سیکیورٹی اتحاد کی بنیاد رکھ دی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بھی معاہدے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے "بڑا، جرات مندانہ اور پہلا اہم قدم" قرار دیا ہے۔ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پر اپنے بیان میں کہا کہ وہ سعودی عرب، ترکیہ اور پاکستان کے درمیان دفاعی معاہدے پر بہت خوش ہیں۔ ان کے بقول یہ معاہدہ ظاہر کرتا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک باہمی تعاون کے ذریعے خطے کی سلامتی کو مضبوط بنانے کی طرف بڑھ رہے ہیں اور اپنی حفاظت زیادہ مؤثر انداز میں کر سکتے ہیں۔ مکہ مشترکہ دفاعی معاہدہ 7 اگست کو مکہ مکرمہ میں سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان، ترک صدر رجب طیب اردوان اور وزیر اعظم پاکستان شہباز شریف نے دستخط کیا تھا۔

بقیہ نمبر 30 «قوم کی آواز»

وصول کر لیا، رواں سال جولائی میں تنخواہ دار طبقے سے 44 ارب روپے ٹیکس جمع کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق انکم ٹیکس کی مختلف شرحوں میں کمی کے باوجود تنخواہ دار طبقے سے ٹیکس وصولی میں اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 2025-26 کے پہلے ماہ جولائی میں ایف بی آر نے تنخواہ دار طبقے سے انکم ٹیکس کی مد میں 44 ارب روپے وصول کیے، جبکہ گزشتہ مالی سال 2024-25 کے جولائی میں یہ وصولی 42 ارب روپے رہی تھی۔ اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 2023-24 کے جولائی میں تنخواہ دار طبقے سے 30 ارب روپے انکم ٹیکس وصول کیا گیا تھا۔ اس طرح دو سال کے دوران جولائی میں تنخواہ دار طبقے سے ٹیکس وصولی 14 ارب روپے بڑھ گئی۔ واضح رہے کہ حکومت نے رواں مالی سال کے وفاقی بجٹ میں سالانہ 22 لاکھ روپے سے زائد آمدن رکھنے والے افراد کے لیے بعض انکم ٹیکس سلیبز میں کمی کی تھی۔ حکومت نے سالانہ 22 سے 32 لاکھ روپے آمدن رکھنے والے افراد کے لیے انکم ٹیکس کی شرح 23 فیصد سے کم کر کے 20 فیصد کر دی، جبکہ 32 سے 41 لاکھ روپے سالانہ آمدن کی سلیب میں ٹیکس کی شرح 30 فیصد سے کم کر کے 25 فیصد مقرر کی گئی۔ اسی طرح سالانہ 41 سے 56 لاکھ روپے آمدن رکھنے والے افراد کے لیے ٹیکس کی شرح 35 فیصد سے کم کر کے 29 فیصد کر دی گئی، جبکہ 56 سے 70 لاکھ روپے سالانہ آمدن کی سلیب میں ٹیکس کی شرح 35 فیصد سے کم کر کے 32 فیصد کی گئی۔ ذرائع کے مطابق ٹیکس کی شرحوں میں کمی کے باوجود رواں مالی سال کے آغاز کے ساتھ ہی تنخواہ دار طبقے سے وصولی میں اضافہ ایف بی آر کی ٹیکس وصولی کے اعداد و شمار میں نمایاں تبدیلی قرار دیا جا رہا ہے۔

بقیہ نمبر 31 «قوم کی آواز»

پاکستان کی برآمدات میں اضافے، روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے اور ٹیکسٹائل و ملبوسات کی صنعت کو فروغ دینے میں مدد ملے گی۔ گارمنٹس سٹی کے قیام کے حوالے سے وزیر بحری امور جنید انوار چوہدری کی زیر صدارت اجلاس ہوا، جس میں منصوبے کے مختلف پہلوؤں اور اس کے لیے مختص کیے جانے والے رقبے کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ گارمنٹس سٹی کے لیے مجموعی طور پر 400 ایکڑ رقبہ مختص کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے، جبکہ منصوبے کے پہلے مرحلے میں 250 ایکڑ اراضی استعمال کی جائے گی۔ وزیر بحری امور کے مطابق منصوبے سے تقریباً ایک لاکھ 38 ہزار روزگار کے مواقع پیدا ہونے کی توقع ہے، جبکہ گارمنٹس سٹی کے ذریعے سالانہ تقریباً 2.2 ارب ڈالر کی برآمدات حاصل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ جنید انوار چوہدری نے کہا کہ گارمنٹس سٹی میں نجی سرمایہ کاری کو بنیادی اہمیت دی جائے گی اور سرمایہ کاروں و برآمد کنندگان کو سہولیات فراہم کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ برآمد کنندگان کی سہولت کے لیے گارمنٹس سٹی میں **ون ونڈو نظام** قائم کیا جائے گا، جس کے ذریعے کاروباری اور متعلقہ سرکاری کارروائیوں کو ایک ہی پلیٹ فارم سے مکمل کرنے میں مدد ملے گی۔ وزیر بحری امور نے کہا کہ گارمنٹس سٹی میں اعلیٰ قدر کی حامل ملبوسات تیار کرنے پر توجہ دی جائے گی تاکہ پاکستانی مصنوعات کو عالمی منڈیوں میں بہتر انداز میں متعارف کرایا جا سکے اور برآمدی آمدنی میں اضافہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ پورٹ قاسم اتھارٹی منصوبے کے لیے بنیادی سہولیات کی فراہمی میں اپنا کردار ادا کرے گی، جبکہ گارمنٹس سٹی میں ماحول دوست ٹیکنالوجی کے استعمال اور فروغ کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔ حکام کے مطابق پورٹ قاسم پر گارمنٹس سٹی کا قیام ملکی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے شعبے میں نئی سرمایہ کاری لانے، صنعتی سرگرمیوں کو فروغ دینے اور برآمدات میں اضافے کے لیے اہم منصوبہ ثابت ہو سکتا ہے۔

بقیہ نمبر 32 «قوم کی آواز»

IB فواد اسد، اٹارنی جنرل منصور عثمان، چیئرمین FBR راشد لنگڑیال، سیکرٹری خزانہ امداد بوسال کو ستارہ امتیاز ملے گا، قانون نافذ کرنے والے اداروں کے 46 شہدا کو ستارہ شجاعت سے نوازا جائیگا، گروپ کیپٹن عاصم طارق شہید شامل، جنگ گروپ کے سینئر صحافی صالح ظافر سمیت دیگر صحافیوں کو تمغہ امتیاز سے نوازا جائیگا۔ سول ایوارڈز دینے کی تقریب آئندہ سال تئیس مارچ کو یوم پاکستان پر ہوگی جس میں تین سو سے زائد شخصیات کو مختلف شعبوں میں نمایاں کارکردگی پر ایوارڈز عطاء کیے جائیں گے۔ کابینہ ڈویژن نے اعلامیہ جاری کر دیا۔ نائب وزیر اعظم وزیر خارجہ اسحاق ڈار اور وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی کو نشان امتیاز عطاء کیا جائیگا، وفاقی وزراء احد چیمہ اور محمد اورنگزیب کو بھی نشان امتیاز سے نوازا جائیگا، وزیر مملکت بلال اظہر کیانی کو نشان امتیاز سے نوازا جائیگا، ڈی جی آئی بی فواد اسد اللہ، اٹارنی جنرل منصور عثمان اعوان، چیئرمین ایف بی آر راشد محمود لنگڑیال، سیکرٹری خزانہ امداد اللہ بوسال اور سیکرٹری تجارت جواد پال کو ستارہ امتیاز سے نوازا جائیگا، چیئرمین پاکستان علماء کونسل علامہ حافظ طاہر محمود اشرفی کو بھی تمغہ امتیاز عطاء کیا جائیگا، گلوکارہ ترنم ناز اور اداکارہ نشو بیگم کو ستارہ امتیاز دیا جائیگا، اداکارہ غزالہ کیفی، اداکارہ ثانیہ سعید، ماریہ واسطی اور گلوکار ذوہیب حسن کو تمغہ حسن کارکردگی سے نوازا جائیگا، گلوکار شیراز اپل کو تمغہ امتیاز عطاء کیا جائیگا، شوٹر شمائلہ طلعت کو تمغہ حسن کارکردگی دیا جائیگا، سابق ٹیسٹ کرکٹر صادق محمد کو تمغہ حسن کارکردگی سے نوازا جائیگا، آزاد کشمیر کے شرپسندوں کا جوانمردی سے مقابلہ کرنے پر زوبیہ خورشید راجہ کو تمغہ شجاعت عطاء کیا جائیگا، زوبیہ راجہ نے زخمی پولیس اہلکار کو جان پر کھیل کر شرپسندوں کے نرغے سے بچایا تھا، قانون نافذ کرنے والے اداروں کے 46 شہدا کو ستارہ شجاعت سے نوازا جائیگا، گروپ کیپٹن عاصم طارق شہید کو ستارہ شجاعت سے نوازا جائیگا، سعودی شہزادہ سعود بن نائف کو ہلال پاکستان سے نوازا جائیگا۔ ترک وزیر خارجہ حاقان فیدان کو ستارہ پاکستان سینوازا جائیگا، ترک وزیر دفاع یاسر گلر کو ستارہ پاکستان سے نوازا جائیگا، ترک وزیر تجارت عمر بولاٹ کو ستارہ پاکستان عطاء ▯ کیا جائیگا، ڈاکٹر خالد عباس الاسدی کو تمغہ امتیاز سے نوازا جائے گا، ڈاکٹر پال جیکب بھٹی کو تمغہ امتیاز سے نوازا جائیگا، سی ای او ڈریپ ڈاکٹر عبید اللہ کو ستارہ امتیاز اور ڈی جی ستھرا پنجاب بابر صاحب دین کو تمغہ امتیاز دیا جائیگا۔ جنگ گروپ کے سینئر صحافی صالح ظافر اور کالم نگار حاجی نواز رضا کو ستارہ امتیاز سے نوازا جائیگا۔ صحافی عمار مسعود، ماریہ ذوالفقار، عادل شاہزیب، تصور عرفات، فیصل زاہد ملک اور حماد حسن کو تمغہ امتیاز سے نوازا جائیگا، قائد اعظم کمیطلپین ڈاکٹر جل رتن جی پٹیل اور ڈاکٹر جل ڈاہنو کو بعد از مرگ نشان قائد اعظم عطاء کیا جائے گا۔

بقیہ نمبر 33 «قوم کی آواز»

منسلک بچوں کے ہمراہ یوم آزادی کا کیک کاٹا؛ سوات میں سیلاب کے دوران خدمات انجام دینے والے ڈاکٹروں، پیرامیڈیکل عملے اور رضا کاروں کی خدمات کے اعتراف میں تعریفی اسناد تقسیم؛ پاکستان کی سلامتی، استحکام، ترقی اور خوشحالی کے لیے خصوصی دعا۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بے شمار وسائل سے نوازا ہے، اجتماعی سوچ، خود احتسابی اور قومی خدمت کے جذبے کے ساتھ آگے بڑھنے کی ضرورت ہے؛ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام شہید محترمہ بینظیر بھٹو کے وژن کی عملی تعبیر ہے؛ بی آئی ایس پی نے ڈیجیٹل والٹ کے ذریعے ادائیگیوں کے نظام میں انقلابی اصلاحات متعارف کرائیں؛ افواج پاکستان کی وطن کے دفاع اور امن و استحکام کے لیے قربانیاں پوری قوم کیلئے باعث فخر ہیں۔ دنیا کے سامنے پاکستان کا مثبت اور پُرامن کردار اجاگر کرنے کی ضرورت ہے: سینیٹر روبینہ خالد کا خطاب۔ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے ہیڈ کوارٹرز میں پاکستان کے 79 ویں یوم آزادی کے موقع پر ایک پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب میں چیئرپرسن بی آئی ایس پی سینیٹر روبینہ خالد، سیکرٹری بی آئی ایس پی عامر علی احمد، ایڈیشنل سیکرٹری ڈاکٹر عصمت نواز، بی آئی ایس پی کے افسران، ملازمین، بی آئی ایس پی سے منسلک خاندانوں اور بینظیر تعلیمی وظائف پروگرام سے مستفید ہونے والے بچوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تقریب کا آغاز چیئرپرسن بی آئی ایس پی سینیٹر روبینہ خالد نے بی آئی ایس پی ہیڈ کوارٹرز کے احاطے میں پودا لگا کر "سرسبز پاکستان، بینظیر پاکستان" شجرکاری مہم کے آغاز سے کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ پاکستان اس وقت موسمیاتی تبدیلیوں کے شدید اثرات کا سامنا کر رہا ہے، جس کے باعث شجرکاری اب صرف ایک مہم نہیں بلکہ ایک قومی ایمرجنسی بن چکی ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کے چیلنجز سے مؤثر انداز میں نمٹنے کے لیے شجرکاری کو وار فٹنگ بنیادوں پر فروغ دینا ہوگا۔ ہر پاکستانی کو اس قومی ذمہ داری میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ درخت لگا کر ان کی حفاظت کو یقینی بنانا چاہیے۔ اس شجرکاری مہم کو صرف یوم آزادی تک محدود نہیں رکھا جائے گا بلکہ اسے پورا سال ایک قومی مہم طور پر جاری رکھا جائے گا تاکہ آنے والی نسلوں کو ایک محفوظ، سرسبز اور خوشحال پاکستان دیا جا سکے۔ بعد ازاں چیئرپرسن بی آئی ایس پی سینیٹر روبینہ خالد، سیکرٹری بی آئی ایس پی عامر علی احمد اور ایڈیشنل سیکرٹری ڈاکٹر عصمت نواز نے بینظیر تعلیمی وظائف پروگرام سے مستفید ہونے والے بچوں کے ہمراہ یوم آزادی کا کیک کاٹا۔ اس موقع پر بچوں میں تحائف بھی تقسیم کیے گئے۔ تقریب کے دوران سوات میں گزشتہ سال سیلاب کے دوران خدمات انجام دینے والے ڈاکٹروں، پیرامیڈیکل عملے اور رضا کاروں کو ان کی بے لوث خدمات کے اعتراف میں تعریفی اسناد سے نوازا گیا۔ چیئرپرسن سینیٹر روبینہ خالد نے کہا کہ مشکل کی ہر گھڑی میں انسانیت کی خدمت کرنے والے یہ افراد پوری قوم کے ہیرو ہیں۔ اپنے خطاب میں چیئرپرسن بی آئی ایس پی سینیٹر روبینہ خالد نے کہا کہ پاکستان میں کسی چیز کی کمی نہیں، اللہ تعالیٰ نے اس ملک کو بے شمار وسائل سے نوازا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اجتماعی سوچ، خود احتسابی اور قومی خدمت کے جذبے کے ساتھ آگے بڑھیں۔

بقیہ نمبر 34 «قوم کی آواز»

ہوئے سعودی قوانین کی سختی سے پابندی اور کسی بھی غیر قانونی سرگرمی سے مکمل اجتناب کرنے پر زور دیا ہے۔ پاکستانی سفارتخانے کی جانب سے جاری ویڈیو پیغام میں سعودی عرب آنے والے پاکستانی شہریوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے ویزے کی شرائط کی مکمل پابندی کریں، مقررہ مدت سے زائد قیام سے گریز کریں اور قیام کے دوران سعودی قوانین اور ضوابط کا احترام یقینی بنائیں۔ سفارتخانے نے خاص طور پر گداگری اور بھیک مانگنے سے مکمل طور پر اجتناب کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ سعودی عرب میں بھیک مانگنے اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف سخت قوانین نافذ ہیں۔ خلاف ورزی کی صورت میں متعلقہ افراد کو گرفتاری، تفتیش، حراست، قید اور ملک بدری سمیت قانونی کارروائی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ویڈیو پیغام میں مختلف مناظر کے ذریعے پاکستانی شہریوں کو قوانین کی خلاف ورزی کے ممکنہ نتائج سے بھی آگاہ کیا گیا اور انہیں تاکید کی گئی کہ وہ سعودی عرب میں قیام کے دوران کسی ایسی سرگرمی کا حصہ نہ بنیں جس سے انہیں قانونی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ سفارتخانے نے عمرہ زائرین کو مقدس مقامات کے تقدس کا خیال رکھنے، نظم و ضبط برقرار رکھنے اور سعودی معاشرے کے قوانین و روایات کا احترام کرنے کی بھی ہدایت کی ہے۔ پیغام میں کہا گیا کہ بیرون ملک پاکستانی شہریوں کا طرز عمل نہ صرف ان کی اپنی ذمہ داری ہے بلکہ اس کا اثر پاکستان کے تشخص اور قومی وقار پر بھی پڑتا ہے، اس لیے تمام پاکستانی شہری سعودی عرب میں ذمہ دارانہ رویے کا مظاہرہ کریں۔ سفارتخانے نے عمرہ زائرین اور ورکرز پر زور دیا کہ وہ سعودی عرب میں اپنے قیام کو قانون کے مطابق اور باوقار انداز میں گزاریں اور کسی بھی غیر قانونی سرگرمی سے خود کو دور رکھیں۔

بقیہ نمبر 35 «قوم کی آواز»

تدریسی عملے کی حاضری کو شفاف بنانے کے لیے چہرہ شناخت ٹیکنالوجی پر مبنی ڈیجیٹل حاضری نظام کا عملی آغاز کر دیا گیا۔ ابتدائی مرحلے میں صوبے کے 6 اضلاع میں فیشل ریکگنیشن اٹینڈنس مانیٹرنگ اینڈ ایویلیوایشن سسٹم متعارف کرایا گیا ہے، جس کے تحت 49 ہزار 565 تدریسی و غیر تدریسی ملازمین کی حاضری کی نگرانی کی جائے گی۔ محکمہ اسکول ایجوکیشن سندھ کے مطابق پائلٹ منصوبے میں کراچی شرقی، حیدر آباد، نوشہرو فیروز، جیکب آباد، گھوٹکی اور عمر کوٹ کے سرکاری اسکول شامل ہیں۔ نئے نظام کا مقصد اسکولوں میں حاضری کے نظام کو جدید اور شفاف بنانا، غیر حاضر ملازمین کی نشاندہی کرنا اور سرکاری تعلیمی اداروں میں اساتذہ و دیگر عملے کی بروقت موجودگی یقینی بنانا ہے۔ حکام کے مطابق اساتذہ اور غیر تدریسی عملہ اپنی حاضری کے اندراج کے لیے کسی بھی موبائل فون کے ذریعے متعلقہ ایپلی کیشن استعمال کر سکے گا۔ انٹرنیٹ کی سہولت دستیاب نہ ہونے کی صورت میں بھی حاضری درج کی جا سکے گی اور انٹرنیٹ بحال ہوتے ہی حاضری کا ریکارڈ خودکار طور پر نظام میں منتقل ہو جائے گا۔ نئے نظام کے تحت اسکول میں آمد اور روانگی دونوں اوقات کا اندراج لازمی ہوگا، جبکہ متعلقہ ملازمین اپنی حاضری کا ریکارڈ بھی ایپلی کیشن کے ذریعے دیکھ سکیں گے۔ اس کے علاوہ اساتذہ ماہانہ حاضری کا ریکارڈ ڈاؤن لوڈ کرنے کے ساتھ چھٹی کی درخواست بھی آن لائن جمع کرا سکیں گے۔ محکمہ اسکول ایجوکیشن کے حکام کا کہنا ہے کہ نئے نظام کے نفاذ سے حاضری کے حوالے سے موجود خامیوں کو دور کرنے میں مدد ملے گی اور ایسے ملازمین کی نشاندہی ممکن ہوگی جو طویل عرصے سے ڈیوٹی سے غیر حاضر رہنے کے باوجود سرکاری خزانے سے تنخواہیں وصول کر رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق چہرہ شناخت حاضری کے نظام کو ابتدائی طور پر 6 اضلاع میں آزمایا جا رہا ہے، جس کے نتائج کی بنیاد پر اسے سندھ کے دیگر اضلاع کے سرکاری اسکولوں تک توسیع دی جائے گی۔ حکام نے بتایا کہ نظام کے استعمال کے لیے انتظامی افسران، اسکول سربراہان اور اساتذہ کی تربیت پہلے ہی مکمل کی جا چکی ہے، تاکہ حاضری کے نئے ڈیجیٹل طریقہ کار پر مؤثر انداز میں عمل درآمد یقینی بنایا جا سکے۔ محکمہ اسکول ایجوکیشن سندھ نے کہا کہ ڈیجیٹل حاضری کا بنیادی مقصد صرف نگرانی نہیں بلکہ سرکاری اسکولوں میں اساتذہ کی دستیابی، تعلیمی نظم و ضبط اور انتظامی امور میں شفافیت کو بہتر بنانا ہے۔

بقیہ نمبر 36 «قوم کی آواز»

مہمانوں نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز کراچی ایکسپو سینٹر میں قومی پرچم لہرانے سے ہوا۔ اس موقع پر سیکریٹری ٹی ڈی اے پی جناب شہریار تاج نے خطاب کرتے ہوئے برآمدات کے فروغ اور تجارتی سہولت کاری میں ٹی ڈی اے پی کے بڑھتے ہوئے کردار کو اجاگر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ٹی ڈی اے پی کے بزنس پلان 2026-27 کے تحت 483 تجارتی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کی گئی ہے، جن میں 129 بین الاقوامی نمائشیں، 93 سیمینارز، 130 ویبینارز، 54 تجارتی وفود، علاقائی سطح پر ایس ایم ایز اور خواتین کی کاروباری سرگرمیوں کے لیے 30 نمائشیں اور 20 اہم کاروباری فورمز شامل ہیں۔ سیکریٹری ٹی ڈی اے پی نے مالی سال 2026-27 کے لیے منصوبہ بند اہم فلیگ شپ ایونٹس کا بھی ذکر کیا، جن میں کراچی میں 2026FoodAg، بنگلہ دیش میں ExhibitionPakistanin Made، کراچی میں 2027TEXPO، لاہور میں 2027WEXNET اور andEngineeringHealthcare، لاہور میں (HEMS) ShowMineral شامل ہیں۔ ان اقدامات کا مقصد پاکستان کی برآمدات کو عالمی سطح پر اجاگر کرنا، بین الاقوامی کاروباری روابط کو مضبوط بنانا اور پاکستانی برآمد کنندگان کے لیے نئے مواقع پیدا کرنا ہے۔ تقریب سے جناب زبیر موتی والا، چیئرمین بزنس مین گروپ (BMG)، سابق چیف ایگزیکٹو TDAP جناب جنید نقوی، سابق صدر KATI جناب وسیم وہرا، سابق سینئر نائب صدر FPCCI جناب ثاقب وہرا، اور کنسلٹنٹ TDAP جناب کمال شہریار نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے پاکستان کی اقتصادی اور تجارتی صلاحیت کو اجاگر کیا اور برآمدات کے فروغ اور کاروباری برادری کو سہولت فراہم کرنے کے لیے ٹی ڈی اے پی کی کاوشوں کو سراہا۔ تقریب کی ایک اہم خصوصیت TradePreferential (PTAD) DatabaseAccess کا افتتاح تھا۔ یہ ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے جو پاکستان کے 29 تجارتی انتظامات کے تحت دستیاب ترجیحی مارکیٹ رسائی سے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔ PTAD کو تجارتی رسائی سے متعلق معلومات اور مارکیٹ انٹیلی جنس کے لیے ایک جامع ڈیجیٹل گیٹ وے کے طور پر تیار کیا گیا ہے، جس سے پاکستانی برآمد کنندگان بین الاقوامی مارکیٹ کے مواقع کی نشاندہی اور ان تک رسائی حاصل کر سکیں گے۔ تقریب میں کراچی ایکسپو سینٹر کے جاری ترقیاتی اور جدید کاری کے منصوبوں کو بھی اجاگر کیا گیا۔ متعدد منصوبے مکمل کیے جا چکے ہیں جبکہ دیگر پر کام جاری ہے۔ اہم منصوبوں میں ایکسپو سینٹر کے ہالز کی واٹر پروفنگ، کور کیبلڈ شیٹس کی تبدیلی، سولر پاور سسٹم کی تنصیب اور بین الاقوامی معیار کے مطابق نئے فائر فائٹنگ سسٹم کی تنصیب شامل ہے۔ ان اقدامات کا مقصد پاکستان کی اہم ترین نمائش گاہ کی حفاظت، پائیداری، توانائی کی کارکردگی اور مجموعی انفراسٹرکچر کو مزید بہتر بنانا ہے۔ کاروباری برادری کے نمائندگان نے کراچی ایکسپو سینٹر کو جدید بنانے اور پاکستان کی تجارت و برآمدات کے فروغ کے لیے ٹی ڈی اے پی کے اقدامات کو سراہا۔ انہوں نے کاروباری سرگرمیوں کے فروغ اور ملکی معاشی ترقی میں معاونت کے لیے ٹی ڈی اے پی کی کوششوں کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔ تقریب کے اختتام پر پاکستان کے 79 ویں یوم آزادی اور کراچی ایکسپو سینٹر کی سلور جوبلی کی یاد میں کیک کاٹا گیا اور گروپ فوٹو گرافس بنائے گئے۔

بقیہ نمبر 37 «قوم کی آواز»

ٹیکنالوجی میں تعاون اور کاروباری سطح پر براہ راست روابط میں اضافے کو اہم قرار دیا گیا ہے۔ ایف پی سی سی آئی کی جانب سے فیڈریشن ہاؤس، کراچی میں "پاکستان۔ آسیان تجارت، سرمایہ کاری اور اقتصادی شراکت داری کا فروغ" کے موضوع پر منعقدہ آسیان ڈے 2026 کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صدر ایف پی سی سی آئی عاطف اکرام شیخ نے کہا کہ آسیان کی بڑھتی ہوئی اقتصادی اہمیت پاکستانی برآمد کنندگان اور سرمایہ کاروں کے لیے وسیع مواقع فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے پاکستان اور آسیان کے نجی شعبوں کے درمیان کاروباری وفود، نمائشوں، بی ٹو بی ملاقاتوں اور ادارہ جاتی روابط کے ذریعے براہ راست تعامل کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ ایف پی سی سی آئی کے سینئر نائب صدر ثاقب فیاض مگوں نے پاکستان۔ آسیان اقتصادی تعلقات میں موجود وسیع مگر غیر استعمال شدہ امکانات کو اجاگر کیا اور پاکستان۔ آسیان بزنس کونسل کے قیام کے لیے ایف پی سی سی آئی کے اقدام پر زور دیا، جو بی ٹو بی تعاون، تجارتی وفود، سرمایہ کاری اور مشترکہ منصوبوں کے لیے وقف پلیٹ فارم کے طور پر کام کرے گی۔ انہوں نے ٹیکسٹائل، آئی ٹی، فوڈ پروسیسنگ، زراعت اور ویلیو ایڈیشن، کولڈ اسٹوریج، انجینئرنگ، موٹر سائیکل، سیاحت، ماہی گیری اور بلیو اکانومی میں تعاون کے لیے امید افزا شعبے قرار دیا۔ انہوں نے کاروبار، سیاحت اور کارگو کی نقل و حرکت کو آسان بنانے کے لیے فضائی اور بحری رابطوں میں بہتری کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ ایف پی سی سی آئی کے سابق سینئر نائب صدر حنیف گوہر نے آسیان کے ساتھ موجود خوشگوار سفارتی تعلقات کو مضبوط تجارتی شراکت داری میں تبدیل کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے آسیان کی نمائشوں میں پاکستانی کمپنیوں کی زیادہ شرکت، چیمبرز اور تجارتی انجمنوں کے درمیان باقاعدہ روابط، اور مشترکہ منصوبوں اور مارکیٹ پر مبنی کاروباری تعاون پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ تقریب میں آسیان کے رکن ممالک کے قونصل جنرلز اور سفارت کاروں، آسیان کے ڈائیلاگ اور سیکٹرل ڈائیلاگ پارٹنر ممالک کے نمائندوں، وزارت خارجہ، ایف پی سی سی آئی کی بزنس کونسلز کے چیئرمینز، ممتاز کاروباری شخصیات اور بین الاقوامی تجارت و سرمایہ کاری کے فروغ سے متعلق اداروں، جن میں JETRO اور KOTRA بھی شامل ہیں نے شرکت کی۔ آسیان کے سفارتی نمائندوں نے اپنی اپنی منڈیوں میں موجود مواقع کے بارے میں قیمتی معلومات فراہم کیں اور پاکستانی کاروباری اداروں کو تجارت اور سرمایہ کاری میں مزید تعاون کے امکانات تلاش کرنے کی ترغیب دی۔ JETRO کے کنٹری ہیڈ ItonagaMasatomo اور KOTRA کے ڈائریکٹر جنرل HwangSungwoon نے بھی ایشیائی منڈیوں، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی اور کاروباری روابط کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پاکستان کی جانب سے آسیان کے لیے ٹریڈ اینڈ انویسٹمنٹ کونسلر نسیم راشد، ملائیشیا ایکسٹرنل ٹریڈ ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے نادر علی کھنگھرو اور فلپائن کی فارماسیوٹیکل انڈسٹری میں آسیان ممالک کے لیے ٹیکنیکل ایڈوائزر محترمہ ماریا یوجینیا نے بھی پریزنٹیشنز دیں، جن میں پاکستانی کاروباری اداروں کے لیے مخصوص منڈیوں اور مختلف شعبوں میں موجود مواقع کو اجاگر کیا گیا۔ تقریب کا اختتام اس مضبوط اتفاق رائے پر ہوا کہ پاکستان۔ آسیان کے دیرینہ تعلقات کو ٹھوس اقتصادی مواقع میں تبدیل کرنے کے لیے مسلسل کاروباری سطح کے روابط، تجارت اور سرمایہ کاری میں اضافہ، مشترکہ منصوبے، نمائشوں میں شرکت اور مضبوط ادارہ جاتی تعاون ضروری ہے۔ ایف پی سی سی آئی نے آسیان کے سفارتی مشنز، کاروباری تنظیموں اور متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ قریبی تعاون جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا؛ تاکہ پاکستان۔ آسیان اقتصادی شراکت داری کو مزید مضبوط، وسیع تر اور باہمی طور پر فائدہ مند بنایا جا سکے۔

بقیہ نمبر 38 «قوم کی آواز»

کی جانے والی سہولیات، علاج معالجے کے نظام اور انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ جس پہنچنے پر وفد کا استقبال ڈائریکٹر بریگیڈیئر محمد زبیر شیخ (ریٹائرڈ) نے کیا۔ ڈائریکٹر نے وفد کو ادارے کی مجموعی کارکردگی، روزانہ آنے والے مریضوں کی تعداد، طبی خدمات، تشخیصی سہولیات اور مختلف شعبہ جات میں دستیاب خصوصی طبی سہولیات کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی۔ دورے کے دوران ڈبلیو ایچ او وفد نے جس کے مختلف میڈیکل، تشخیصی اور مریضوں کی نگہداشت سے متعلق شعبہ جات اور سروس ایریاز کا دورہ کیا اور وہاں موجود سہولیات اور انتظامات کا مشاہدہ کیا۔ وفد کو بتایا گیا کہ جس انتظامیہ کی جانب سے جیکب آباد اور گردونواح کے عوام کو معیاری، قابل رسائی اور مریض مرکز طبی سہولیات فراہم کرنے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ ڈبلیو ایچ او وفد نے اسپتال میں مریضوں کی نگہداشت کے نظام، دستیاب طبی سہولیات اور انتظامی اقدامات کا جائزہ لینے کے بعد جس کی جانب سے فراہم کی جانے والی طبی خدمات اور انتظامیہ و عملے کی کاوشوں کو سراہا۔ وفد نے اس امر کو بھی قابل تحسین قرار دیا کہ جس جیکب آباد سمیت ملحقہ علاقوں کے عوام کو طبی سہولیات کی فراہمی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ دورے کے موقع پر صحت کے شعبے میں مزید بہتری اور عوام کو مسلسل بہتر طبی سہولیات کی فراہمی کے عزم کا بھی اظہار کیا گیا۔ ڈبلیو ایچ او وفد کا دورہ جس کے لیے ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے، جس سے جیکب آباد اور گردونواح میں صحت کی سہولیات کی بہتری اور ادارے کے کردار کو عالمی سطح کے صحت کے اداروں کے سامنے اجاگر کرنے کا موقع ملا۔

تمغہ امتیاز کیلئے نامزدگی پوری بزنس کمیونٹی کیلئے اعزاز: عاطف اکرام شیخ

عرفان چوہدری کی قیادت میں شیخ طارق صادق، ظفر بختاوری، رؤف عالم، کریم عزیز ملک، میاں شوکت مسعود کا صدر فیڈریشن کو خراج تحسین

اسلام آباد (بزنس رپورٹر) صدر فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری عاطف اکرام شیخ نے کہا ہے کہ تمغہ امتیاز کیلئے ان کی نامزدگی محض ان کا ذاتی اعزاز نہیں بلکہ پاکستان کی پوری بزنس کمیونٹی، بالخصوص اسلام آباد کے تاجروں، صنعتکاروں اور کاروباری طبقے کیلئے باعثِ فخر ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اعزاز اس امر کا اعتراف ہے کہ پاکستان کی معاشی ترقی میں بزنس کمیونٹی کا کردار نہایت اہم ہے۔ وہ (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 26)

گورنر سندھ کا این جے وی اسکول کا دورہ، طلبہ سے ملاقات

اے آئی اور آئی ٹی کی تعلیم پر زور، اسکول مینجمنٹ بورڈ کے سی ای او مسعود اور دیگر انتظامیہ نے خیر مقدم کیا

کراچی (بزنس رپورٹر) گورنر سندھ سید محمد نہال ہاشمی نے این جے وی اسکول کا دورہ کیا، جہاں این جے وی اسکول مینجمنٹ بورڈ کے سی ای او مسعود اور دیگر انتظامیہ نے ان کا خیر مقدم کیا۔ دورے کے دوران گورنر سندھ نے کلاس رومز، لائبریری، کھیل کے میدان، آرٹس اینڈ کلچر اور سائنس لیب کا معائنہ کیا۔ انہیں اسکول میں فراہم کی جانے والی تعلیمی و دیگر سہولیات، تعلیمی سرگرمیوں اور ادارے کی تاریخ کے بارے میں تفصیلی (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 27)

یوم آزادی کمشنر کراچی کپ گدھا گاڑی ریس عبدالمجید نے جیت لی

سید حسن نقوی، آزاد خان نے لاکھوں روپے کے انعامات تقسیم کیے، پیر محمد شاہ، جاوید نبی کھوسو، عبدالستار، غلام محمد خان بھی موجود

کراچی (بزنس رپورٹر) کمشنر کراچی سید حسن نقوی کی زیر سرپرستی یوم آزادی کمشنر کپ گدھا گاڑی ریس لیاری کے عبدالمجید نے جیت لی جبکہ دوسری پوزیشن پیرل اور تیسری پوزیشن شاہجہان نے حاصل کی ریس کے اختتام پر کمشنر کراچی سید حسن نقوی نے کراچی پولیس چیف آزاد خان DIGP ٹریفک سید پیر محمد شاہ کے ہمراہ خوبصورت ٹرافیاں اور لاکھوں روپے کے نقد انعامات تقسیم کئے اس موقع پر ایڈیشنل کمشنر ڈاکٹر عاطف جالب (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 28)

اسحاق ڈار، محسن نقوی، احد چیمہ، محمد اورنگزیب نشان امتیاز کیلئے نامزد

اداکارہ غزالہ کیفی، اداکارہ ثانیہ سعید، ماریہ واسطی اور گلوکار ذوہیب حسن کو تمغہ حسن کارکردگی سے نوازا جائیگا

اسلام آباد (بزنس رپورٹر) صدر کی منظوری سے سعودی شہزادہ سعود بن نائف کو ہلال پاکستان سے نوازا جائیگا۔ ترک وزیر خارجہ، ترک وزیر دفاع یاسر گلار کو ستارہ پاکستان سے نوازا جائیگا، 372 شخصیات کو سول اعزازات عطاء کرنے کا اعلامیہ جاری، نائب وزیراعظم اسحاق ڈار، وفاقی وزرا محسن نقوی، احد چیمہ اور محمد اورنگزیب کو بھی نشان امتیاز سے نوازا جائیگا، ڈی جی (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 32)

پورٹ قاسم میں 1400 ایکڑ پر گارمنٹس سٹی قائم کرنے کا اعلان

پہلے مرحلے میں 1250 ایکڑ رقبہ مختص، ایک لاکھ 38 ہزار روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے

کراچی (این این آئی) وزیر بحری امور جنید انوار چوہدری نے پورٹ قاسم میں 1400 ایکڑ رقبے پر گارمنٹس سٹی قائم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ منصوبے کے ذریعے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 31)

جولائی میں تنخواہ دار طبقے سے ریکارڈ 44 ارب روپے انکم ٹیکس وصول

گزشتہ دو برس کے مقابلے میں رواں سال جولائی میں تنخواہ دار طبقے سے زیادہ ٹیکس جمع، انکم ٹیکس کی شرح میں کمی کے باوجود وصولی بڑھی

کراچی (این این آئی) فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے رواں مالی سال کے پہلے ہی ماہ جولائی میں تنخواہ دار طبقے سے گزشتہ دو برسوں کے مقابلے میں زیادہ انکم ٹیکس (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 30)

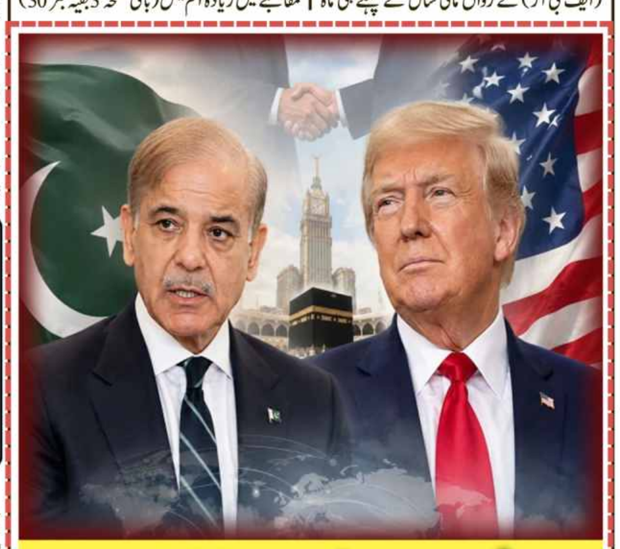

ٹرمپ کی حمایت کا خیر مقدم، خطے کے دفاع و سلامتی کیلئے کردار جاری رکھیں گے، وزیراعظم

مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے پر صدر ٹرمپ کے حمایت کے الفاظ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، شہباز شریف

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) وزیراعظم شہباز شریف نے مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے حمایت کے اظہار کا خیر مقدم کیا ہے۔ سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر وزیراعظم شہباز شریف نے امریکی صدر کی پوسٹ پر جواب دیتے ہوئے کہا کہ مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے پر صدر ٹرمپ کے حمایت کے الفاظ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وزیراعظم کا کہنا تھا کہ برادر ملک سعودی عرب اور جمہوریہ ترکیہ کے ساتھ مل کر پاکستان اپنے ملکوں سمیت پورے خطے کے دفاع اور سلامتی کو یقینی بنانے میں تعمیری کردار ادا کرتا رہے گا۔ شہباز شریف نے کہا کہ صدر ٹرمپ کی جرات مندانہ اور فیصلہ کن قیادت نے جنوبی ایشیا میں جوہری تباہی کو روکنے اور لاکھوں جانیں بچانے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 29)

79واں جشن آزادی، بینظیر انکم سپورٹ پروگرام میں پُروقار تقریب

چیئرپرسن سینیٹر روبینہ خالد، سیکریٹری عامر علی احمد، ایڈیشنل سیکریٹری ڈاکٹر عصمت نواز اور مستحق خاندانوں کے بچے شریک

کراچی (بزنس رپورٹر) چیئرپرسن بی آئی ایس پی سینیٹر روبینہ خالد کی پوری قوم کو جشنِ آزادی کی مبارکباد؛ "سرسبز پاکستان، بینظیر پاکستان" شجرکاری مہم کا آغاز؛ تعلیمی وظائف پروگرام سے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 33)

عمرہ زائرین اور پاکستانی ورکرز سعودی قوانین کی سختی سے پابندی کریں، سفارتخانے کی ہدایت

کراچی (این این آئی) سعودی عرب میں پاکستانی سفارتخانے نے عمرہ زائرین اور پاکستانی ورکرز کے لیے اہم ہدایات جاری کرتے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 34)

سندھ کے سرکاری اسکولوں میں چہرہ شناخت حاضری کا آغاز، 49 ہزار سے زائد ملازمین کا ریکارڈ مانیٹر ہوگا

کراچی (این این آئی) سندھ کے سرکاری اسکولوں میں اساتذہ اور غیر (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 35)

ٹڈاپ کے زیرِ اہتمام پاکستان کا 79 واں یومِ آزادی منایا گیا

شیر یار تاج کا خطاب، زبیر موتی والا، جنید نقی، وسیم وہرا، کمال شہریار موجود، بڑی تجارتی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کی گئی، سیکریٹری ٹڈاپ

کراچی (بزنس رپورٹر) ٹریڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان (TDAP) نے پاکستان کا 79 واں یومِ آزادی ملک بھر میں بھرپور جوش و جذبے کے ساتھ منایا، جس کی مرکزی تقریب کراچی ایکسپو سینٹر (KEC) میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر ایکسپو سینٹر کی سلور جوبلی بھی منائی گئی۔ تقریب میں ممتاز کاروباری رہنماؤں، ٹی ڈی اے پی کے افسران، میڈیا نمائندگان اور دیگر معزز (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 36)

فیڈریشن کا پاکستان آسیان تجارت، سرمایہ کاری میں مضبوط شراکت داری پر زور

عاطف اکرام شیخ، ثاقب فیاض مگوں، بشیر جان محمد، حنیف گوہر، ڈاکٹر عمران یوسف، قونصل جنرل انڈونیشیا کی خاص شرکت

کراچی (بزنس رپورٹر) فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر عاطف اکرام شیخ نے آسیان کے ساتھ زیادہ فعال اور تجارتی بنیادوں پر مرکوز روابط پر زور دیا ہے، جس میں پاکستان اور آسیان ممالک کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری، مشترکہ منصوبوں، (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 37)

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے وفد کا جمس ہسپتال کا دورہ، طبی سہولیات اور مریضوں کی نگہداشت کا جائزہ؛ انتظامیہ کی کارکردگی کو سراہا، ڈائریکٹر جمس نے وفد کو سروسز کے متعلق آگاہ کیا

جیکب آباد (نامہ نگار) ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے وفد کا جمس ہسپتال کا دورہ، طبی سہولیات اور مریضوں کی نگہداشت کا جائزہ؛ انتظامیہ کی کارکردگی کو سراہا، ڈائریکٹر جمس نے وفد کو سروسز کے متعلق آگاہ کیا تفصیلات کے مطابق عالمی ادارہ صحت کے وفد نے ڈپٹی کمشنر جیکب آباد کے ہمراہ جیکب آباد انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز کا دورہ کیا، جہاں وفد نے مختلف طبی و تشخیصی شعبہ جات کا معائنہ کرتے ہوئے مریضوں کو فراہم (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 38)

سوشل اینڈ کمرشل رائونڈاپ

ترتیب: علیم نواب خان

تصاویر: نسیم خان

خواتین کو گھر تک محدود یا محکوم رکھ کر معاشرہ ترقی نہیں کرسکتا، جسٹس ظفر احمد راجپوت

خواتین خود کو کمزور نہ سمجھیں، ذہنی صلاحیتوں میں وہ مردوں سے کم نہیں، چیف جسٹس سندھ ہائیکورٹ کا ویمن لاء کانفرنس سے خطاب

جسٹس ماجدہ رضوی، اشرف جہاں، شیبہ شاہ، نسرین حق، ڈاکٹر زیتونہ، شہر بانو، شازیہ اعجاز، اور راشا طارق کو شیلڈ پیش

ڈاکٹر شہاب امام، حسیب جمالی، احمد شاہ، عامر نواز وڑائچ، سلیم مائیکل، فریدہ منگریو، قمر عباس اور ندیم شیخ ایڈووکیٹ کا اظہار خیال

کراچی (کورٹ رپورٹر) چیف جسٹس سندھ ہائیکورٹ جسٹس ظفر احمد راجپوت نے کہا ہے کہ کسی بھی معاشرے نے خواتین کو محکوم رکھ کر ترقی نہیں کی ہے، آئین و قوانین کے مطابق بھی کسی کو امتیازی حیثیت حاصل نہیں، کراچی آرٹس کونسل میں نویں خواتین لا کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے چیف جسٹس ظفر احمد راجپوت نے کہا کہ آج اسٹیج پر خواتین کی تعداد زیادہ ہے جبکہ اس سے قبل مرد حضرات کی تعداد زیادہ ہوتی تھی، اللہ تعالی کی خوبصورت تخلیق میں سب سے زیادہ تعریف انسان کی کی ہے، سب سے خوبصورت تخلیق عورت کی ہے، اللہ تعالی نے مجھے 3 بیٹیوں۔ بوں سے نوازا ہے اولاد میں سب برابر کا حقوق رکھتے ہیں، جو آپ بیٹے کے لیے سوچیں وہی سوچ بیٹی کے لیے رکھیں، چیف جسٹس نے کہا کہ خواتین اپنے آپ کو کسی بھی لحاظ سے کمزور نہ سمجھیں، آئین و قوانین کے مطابق بھی کسی کو امتیازی حیثیت حاصل نہیں ہے، اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے احمد شاہ نے کہا کہ یہ آرٹس کونسل میں کافی بار اس طرح کی کانفرنس ہوچکی ہیں، ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن میں سیکریٹری کے لئے ایک خاتون جیت کر آئی ہے، اس میں کوئی بھی شک نہیں ہے کہ ہماری خواتین کسی سے کم ہیں کسی بھی لحاظ سے، صدر ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن حسیب جمالی ایڈووکیٹ نے کہا کہ وومن لا کانفرنس اس کانفرنس کیلیے سب کو آج یکجا کردیا گیا ہے، یہاں موجود سب خواتین ہمارے لیے بہت احترام رکھتی ہیں، کامیابی تو صورت مسلسل جدو جہد سے ہی حاصل ہوسکتی ہے، جس طریقے سے ہماری وکلا خواتین محنت کر رہی وہ تبدیلی کی طرف اشارہ ہے، اس موقع پر کراچی بار ایسوسی ایشن کے صدر عامر نواز وڑائچ، نمائندہ آئی جی سندھ قمر عباس، خواتین لا کانفرنس کے بانی ندیم اے شیخ ایڈووکیٹ اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔

پاکستان سوشل سینٹر شارجہ ماہ آزادی، ثقافتی و کھیلوں کے مقابلوں کا شاندار اختتام

سینٹر میں پاکستانی کمینیوٹیز کے لئے سماجی، ثقافتی، صحت مندانہ اور مثبت سرگرمیاں جاری رکھیں گے، خالد حسین چوہدری، سید سلیم اختر

کھیلوں کے مقابلوں کے انعقاد کو خوش آئند قرار دیتے ہیں، نوجوان نسل میں مضبوط روابط بھی ہو رہے ہیں، پاکستانی کمیونٹیز کا اظہار خیال

ٹیبل ٹینس آزادی کپ میں فاتح جہانزیب مغل کو ونر اور اسد خالد کو رنر اپ ٹرافی پیش کی گئی اور بڑے انعام و اعزازات سے نوازا گیا

شارجہ (حافظ زاہد علی) پاکستان سوشل سنٹر شارجہ میں ماہِ آزادی کے سلسلے میں منعقد ہونے والے مختلف ثقافتی پروگراموں اور کھیلوں کے مقابلوں کا شاندار اختتام ہوا۔ آزادی کی مناسبت سے منعقدہ تقریبات میں پاکستانی کمیونٹی، نوجوانوں، میڈیا نمائندگان اور دیگر شخصیات نے بھرپور شرکت کی، جبکہ ٹیبل ٹینس آزادی کپ کے فائنل نے شرکاء کی خصوصی توجہ حاصل کی۔ ٹیبل ٹینس آزادی کپ کے فائنل میں جہانزیب مغل نے بہترین کھیل، بھرپور مہارت اور شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کامیابی حاصل کی اور آزادی کپ کی فاتح ٹرافی اپنے نام کرلی۔ فائنل میں عمدہ مقابلہ کرنے والے اسد خالد رنر اپ قرار پائے۔ دونوں کھلاڑیوں کے درمیان مقابلہ دلچسپ اور سنسنی خیز رہا جس سے شائقین کھیل خوب محظوظ ہوئے۔ تقریب کے اختتامی مرحلے میں کھلاڑیوں اور منتظمین کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے پاکستان سوشل سنٹر شارجہ کے صدر خالد حسین چوہدری اور پاکستان بزنس کونسل شارجہ کے سینئر وائس چیئرمین سید سلیم اختر نے کہا کہ پاکستان سوشل سنٹر شارجہ پاکستانی کمیونٹی کے لیے نہ صرف سماجی اور ثقافتی سرگرمیوں کا مرکز ہے بلکہ نوجوانوں کو صحت مند اور مثبت سرگرمیوں کے مواقع فراہم کرنے کے لیے بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شارجہ سنٹر میں کھیلوں کی مختلف سہولیات کو بین الاقوامی معیار کے مطابق بہتر بنایا جا رہا ہے تاکہ پاکستانی نوجوانوں کو اپنی صلاحیتیں اجاگر کرنے کے لیے بہترین پلیٹ فارم میسر آسکے۔ کھیل نوجوانوں میں نظم و ضبط، ٹیم ورک، برداشت اور مثبت سوچ پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کا موقع بھی فراہم کرتے ہیں۔ مقررین نے کہا کہ ماہِ آزادی کے دوران کھیلوں کے مقابلوں کے انعقاد کا مقصد پاکستانی نوجوانوں کو صحت مند سرگرمیوں کی طرف راغب کرنا اور ان میں وطن سے محبت، اتحاد اور مثبت جذبے کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے ٹیبل ٹینس آزادی کپ میں حصہ لینے والے تمام کھلاڑیوں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کی کارکردگی کو سراہا۔ تقریب کے اختتام پر فاتح جہانزیب مغل کو آزادی کپ کی ٹرافی جبکہ رنر اپ اسد خالد کو انعام اور اعزاز سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ ٹورنامنٹ میں حصہ لینے والے دیگر نمایاں کھلاڑیوں میں بھی انعامات تقسیم کیے گئے۔ تقریب میں موجود پاکستانی کمیونٹی کے افراد نے کھیلوں کے مقابلوں کے انعقاد کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی سرگرمیاں نوجوان نسل کو اپنی صلاحیتیں دکھانے کے ساتھ ساتھ کمیونٹی کے ساتھ مضبوط روابط قائم کرنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ پاکستان سوشل سنٹر شارجہ میں ماہِ آزادی کے حوالے سے منعقد ہونے والی ان سرگرمیوں نے پاکستانی کمیونٹی میں جشنِ آزادی کے جذبے کو مزید اجاگر کیا اور سبز ہلالی پرچم تلے اتحاد، محبت اور قومی یکجہتی کا خوبصورت پیغام دیا۔